(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

Majlis Ansarullah
CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

جنوری 2015ء/ربیع الاوّل، ربیع الثانی 1436ھ، صلح 1394ہش

مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان 2014ء صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہمراہ

اس شمارہ میں

- سال نو مبارک!
- خدا سے محبت کرنا آنحضرت ﷺ سے سیکھو
- رحمت عالم ﷺ
- فیض پانے کی راہ
- استحکام خلافت کے لئے انصاراللہ کا کرادر
- تربیت اولاد میں انصاراللہ کا کردار
- جلسہ سالانہ قادیان ایمان افروز نظارہ
- رپورٹ شوریٰ 2014ء مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان برائے سال 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال 2015ء کے لئے درج ذیل اراکین خصوصی و مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام اراکین عاملہ کو محنت کے ساتھ مقبول کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اراکین خصوصی

● مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	● مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
● مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	● مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

1	نائب صدر اوّل	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب	12	قائد مال	مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب
2	نائب صدر صف دوم	مکرم مرزا فضل احمد صاحب	13	قائد وقف جدید	مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب
3	نائب صدر	مکرم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب	14	قائد تحریک جدید	مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب
4	نائب صدر	مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب	15	قائد تجنید	مکرم مشہود احمد صاحب
5	قائد عمومی	مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب	16	قائد اشاعت	مکرم حنیف احمد محمود صاحب
6	قائد تعلیم	مکرم مظفر احمد درانی صاحب	17	قائد تعلیم القرآن	مکرم محمد محمود طاہر صاحب
7	قائد تربیت	مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب	18	آڈیٹر	مکرم سیّد غلام احمد فرخ صاحب
8	قائد تربیت نومبائعین	مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب	19	زعیم اعلیٰ ربوہ	مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب
9	قائد ایثار	مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب	20	معاون صدر	مکرم لئیق احمد عابد صاحب
10	قائد ذہانت وصحت جسمانی	مکرم عبدالجلیل صادق صاحب	21	معاون صدر	مکرم امین الرحمٰن صاحب
11	قائد اصلاح وارشاد	مکرم عبدالسمیع خان صاحب	22	معاون صدر (برائے تاریخ انصاراللہ، میڈیسن بنک)	مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

مدیر ماہنامہ انصاراللہ — مکرم محمود احمد اشرف صاحب

والسلام

خاکسار

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

ماہنامہ انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

● جنوری 2015ء۔ربیع الاوّل، ربیع الثانی 1436ھ۔صلح 1394ہش

● جلد 47/شمارہ 01

● ایڈیٹر:محموداحمداشرف

فہرست

● سال نومبارک!	4	● حیات طیبہ کے وارث	22
● خداسے محبت کرنا آنحضرت ﷺ سے سیکھو	6	● جلسہ سالانہ قادیان کا ایمان افروز نظارہ	23
● رحمت عالم ﷺ	7	● رپورٹ شوریٰ مجلس انصاراللہ پاکستان 2014ء	26
● فیض پانے کی راہ	8	● تجویز شوریٰ 2014 بابت تربیت وسفارشات	30
● راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار	9	● ایک لائق کارکن کی صفات	31
● سال نو!اورانصاراللہ کا ڈائمنڈ جوبلی سال مبارک	10	● تاریخ جماعت احمدیہ لالیاں اور والد محترم کی یادیں	33
● استحکام خلافت کے لئے انصاراللہ کا کردار	11	● مضمون نگاروں سے ایک ضروری گزارش	38
● تربیت اولاد میں انصاراللہ کا کردار	15	● استقبال والوداع۔نئی مطبوعات	39
● سانحہ ارتحال	22	● مجالس انصاراللہ کی مساعی	40

فون نمبر 047-6212982

فیکس 047-6214631

مینیجر 0336-7700250

ویب:ansarullahpk.org

قائد اشاعت:quaid.ishaat@ansarullahpk.org

دفتر:ansarullahpakistan@gmail.com

magazine@ansarullahpk.org

مینیجر وپبلشر:عبدالمنان کوثر

پرنٹر:طاہرمہدی امتیازاحمدوڑائچ

کمپوزنگ:فرحان احمدذکاء

اشاعت:دفترانصاراللہ دارالصدرجنوبی، ربوہ

مطبع:ضیاءالاسلام پریس، چناب نگر

سالانہ چندہ:300روپے۔فی پرچہ:25روپے

اداریہ

سال نو مبارک!

2015ء کے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ دنیا میں ہر نئے سال کے آغاز پر جشن منائے جاتے ہیں۔ رقص و سرود کی محفلیں برپا کی جاتی ہیں۔ آتش بازی کے مظاہرے کئے جاتے ہیں جسمانی لذات کے سارے سامانوں سے حظ اٹھایا جاتا ہے۔ یہ خوشیاں منانے والے بھی اگر تنہائی میں کچھ غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ محض وقت گزرنے اور نیا سال طلوع ہونے پر اس رنگ میں خوشی منانا بے معنی بات ہے۔ کون جانتا ہے کہ آنے والا وقت اس کے لئے کیا لے کر آئے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسانیت جن مسائل اور خطرات سے دوچار ہے ان کے ہوتے ہوئے خوشیوں کا ایسا اظہار درحقیقت غفلت اور بے حسی کا اظہار ہے۔ کیا دنیا اپنے مقصد پیدائش سے آگاہ ہو چکی ہے؟ کیا انسان کو عالمی قومی اور انفرادی امن نصیب ہو چکا ہے؟ کیا دنیا سے جہالت، غربت، بیماری کا خاتمہ کیا جا چکا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر کیا ہمیں ہر سال کے آغاز پر کسی فکر اور کسی محاسبے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا ہمیں یہ دیکھنے کی حاجت نہیں ہے کہ گزشتہ سال ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا اور ہم نے کیا کیا؟ کیا یہ غور نہیں ہونا چاہئے کہ آئندہ سال ہم کیا کر سکتے ہیں؟ مادہ پرست دنیا کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم تو زمانے کی قسم کھا کر فرما رہا ہے کہ انسان خسارے میں ہے۔ فرمایا:

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ (سورۃ العصر آیت نمبر 3) یقیناً انسان ایک بڑے گھاٹے میں ہے۔

انفرادی اور اجتماعی طور پر کئی پہلوؤں سے انسان خسارے کا شکار ہے۔ وہ ہر لحہ مرور زمانہ کے اثرات کے تابع ہے۔ قرآن کریم کا یہ بیان ایک عام فہم صداقت ہے۔ ایک سائنسی حقیقت ہے۔ ہر نیا طلوع ہونے والا سال ہماری عمر کے ایک سال کو کم کر رہا ہے۔ ہماری طاقتوں کو کمزور اور ہمارے قویٰ کو مضمحل کر رہا ہے اور زندگی برف کی مانند پگھلتی جا رہی ہے۔ انسان فنا کے راستوں کا مسافر ہے۔ اسکی جسمانی زندگی بہر حال زوال پذیر ہے۔

سوال یہ ہے کہ وہ کس طرح اپنے آپ کو خسارے اور نقصان سے محفوظ رکھ سکتا ہے تاکہ اس کی خوشیاں بامعنی ہو سکیں۔ اس کا جواب کوئی نظام فکر، کوئی سائنس، کوئی فلسفہ نہیں دیتا کیونکہ ان کا دائرہ مادے اور جسم تک محدود ہے۔ روح اور اس کی نشوونما کا مضمون صرف مذہب بیان کرتا ہے۔ صرف ہمارا دین ہی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس خسارے سے بچنے کا بھی ایک راستہ ہے۔ زمانے کی قسم کھا کر خدا تعالیٰ نے انسان کے جس خسارے کا ذکر کیا ہے اس سے بچنے کا طریق بھی ساتھ ہی بیان

فرمادیا ہے۔فرمایا اِلَّا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی اس یقینی خسارے سے صرف وہی لوگ مستثنیٰ ہیں جو خدائے واحد پر ایمان لاتے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور اعمال صالحہ کی تفصیل قرآن کریم نے کھول کھول کر بیان کر دی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم ہر سال کی مبارکباد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ ----- اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں -----“ (خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 1)

پس سال نو کے آغاز پر ہم میں سے ہر ایک کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ وہ کس حد تک اعمال صالحہ بجا لا رہا ہے۔ دراصل قوموں کی زندگی ایمان اور اعمال صالحہ کی ہی مرہون منت ہوتی ہے۔ وہی قومیں زوال سے محفوظ ہو کر ترقیات کی منازل طے کرتی ہیں جو اعمال صالحہ بجالا رہی ہوں۔

ہمارے لئے خوشی کی بات یہ ہے کہ بحیثیت جماعت آج دنیا میں جماعت احمدیہ جو ایمان اور اعمال صالحہ پر پوری استقامت سے قائم ہونے کے نتیجہ میں کسی بھی حقیقی گھاٹے اور خسارے سے محفوظ ہے۔ مصائب کی آندھیاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ ہماری تاریخ اس کی شاہد ہے۔

اس دعویٰ کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے ہی خدا تعالیٰ نے خلافت کے انعام کا وعدہ کیا ہے آج اس خوش قسمت جماعت کو عطا ہے۔ اور ہم گزشتہ ایک صدی سے زائد عرصہ سے اس کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ پیارے انصار بھائیو! خدا تعالیٰ کے یہ فضل اور انعامات ہم پر عظیم ذمہ داری بھی عائد کرتے ہیں۔ اور وہ ذمہ داری ایمان اور اعمال صالحہ پر پہلے سے بڑھ کر استقامت سے قائم رہنا ہے۔ ہم جو خلافت کی حفاظت کا عہد کرتے ہیں تو یہ حفاظت بھی اعمال صالحہ کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔ پس اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نیک اعمال پر قائم ہیں تو پھر ہم اس خسارے سے محفوظ ہیں جس کا بحیثیت ایک فانی انسان کے ہمیں سامنا ہے۔ قرآن کریم کی بیان کردہ اس صداقت کو سمجھنے کے بعد ہر نیا سال ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا احساس دلانے والا ہونا چاہئے۔ خدا کرے کہ بحیثیت انصار احمدیت ہم اس احساس ذمہ داری اور دعاؤں کے ساتھ سال نو میں (جو ہماری ڈائمنڈ جوبلی کا سال بھی ہے) داخل ہوں۔ محض سطحی اور بے معنی سالگرہ منانے والے نہ ہوں۔ بلکہ امام وقت کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس سال کو ایسا فیصلہ کن دعاؤں کا سال بنا دیں جو اس روحانی انقلاب کا پیش خیمہ بن جائے جس کے ہم بے تابی سے منتظر ہیں اور وہ وقت جلد آئے جب ہم غلبہ دین حق کی حقیقی خوشیوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ یہ سال ہم سب کے لئے بے حد بابرکت بنا دے۔ آمین۔

درس القرآن

خدا سے محبت کرنا آنحضرتؐ سے سیکھو

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''دنیا میں جنسی محبتیں بھی ہوتی ہیں اور غیر جنسی محبتیں بھی۔ جنسی محبت کا یہ خاصہ ہے کہ جس سے محبت ہو اگر کوئی اس سے محبت کرے تو اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ عجیب قصہ ہے جتنا آپ کسی کو چاہیں اتنا ہی کسی اور کی محبت دخل انداز ہوتی ہے اور آپ کو بُری لگتی ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ بس آپ اتنا ہی چاہیں۔ مگر روحانی محبت اس کے بالکل برعکس ہے۔ آپ جسے چاہتے ہیں، جتنا چاہیں دل چاہتا ہے سب ہی اسے چاہیں، ہر شخص اس کے عشق میں دیوانہ ہو جائے۔ یہ وہ نمونہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے پیش فرمایا اور حیرت انگیز طریق پر دلوں کو چھیڑا کہ ہر دل اللہ تعالیٰ کی محبت میں مبتلا ہو جائے اور ویسے ہی مبتلا ہو جائے جیسے آپؐ ہیں۔ پس یہ وہ مزاج ہے جسے اس آیت کریمہ نے کھول کر بیان فرمایا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اے محمد! تیرے دل کی بات یہ ہے تو بتانا چاہتا ہے کہ اگر تم محبت کرنا چاہتے ہو تو مجھ سے سیکھو اور مجھ سے سیکھو گے تو تمہاری محبت آسان ہو جائے گی مجھ سے سیکھو گے تو تمہاری محبت کو پھل لگنے لگیں گے۔ اس لئے جو بے اختیار گہری تمنا ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کو ویسا چاہیں جیسے آنحضرت ﷺ نے چاہا یہ اسی جذبے کا اظہار ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے الفاظ میں یوں بیان فرمایا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اے محبت کے دعویدارو تمہیں کیا پتہ کہ یہ محبت کیا ہوتی ہے۔ آؤ اور میرے پیچھے چلو، محبت کی ساری راہیں میں تم پر آسان کر دوں گا۔ محبت ایک بوجھ نہیں ہوگی بلکہ ایک ایسا پُر لطف جذبہ ہو جائے گا جو ایک غیر معمولی طاقت اور جذب کے ساتھ تمہیں کھینچے گا اور تمہارا ہر قدم محبت کی راہ میں آسانی سے اٹھے گا۔ یہ وہ محبت کی کیفیت ہے جو آنحضرت ﷺ کو نصیب تھی اور آپؐ نے ہمیں سکھائی اور آپؐ ہی سے ہم سیکھیں گے کیونکہ اس سے بڑھ کر خدا کی محبت سکھانے والا اور کوئی نہیں۔''

(خطبہ جمعہ 5 رجولائی 1996ء)

درس الحدیث

رحمتِ عالم ﷺ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور مجھ سے ایک ایسی رازدارانہ بات کی جسے میں لوگوں میں سے کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گا''۔ اب یہ رازدارانہ بات جو انہوں نے نہیں بتائی تھی وہ رازدارانہ بات ہی ہے لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے آنحضور صلی ﷺ کسی کو بعض دفعہ جنت کی بشارت دے دیا کرتے تھے یا اپنے پیار کی کہ مجھے تم سے بہت پیار ہے تو یہ وہ غالباً اسی قسم کا راز ہوگا جو بات ان کو بتائی گئی۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول کریم ﷺ انصار کے ایک باغیچہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ اس نے جب رسول کریم ﷺ کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اس کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ آنحضور ﷺ اس کے پاس گئے، اس کی کنپٹیوں پر ہاتھ پھیرا، اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے، یہ اونٹ کس کا ہے؟۔ اس پر ایک نوجوان انصاری آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے۔ آنحضور ﷺ نے اسے مخاطب کرکے فرمایا: تم اس چوپائے کے بارہ میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے اللہ کا تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے باربرداری کے کام بھی لیتے ہو۔ (جامع الترمذی، ابواب الجہاد)

اب یہ کہنا کہ اونٹ نے رسول ﷺ سے شکایت کی یہ بظاہر ایک بعید بات ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ جانور بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت و شفقت کو پہچان لیتے تھے۔ جانور تو جو شخص بھی اس کو رحمت سے دیکھے اس کو پہچانتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ جانور کو سمجھ نہیں آتی۔ روزمرہ کے جو جانوروں سے سلوک کئے جاتے ہیں اس کے مطابق وہ بھی اسی طرح سلوک کرتے ہیں۔ اب یہاں یہ رواج ہے کہ گِگ وغیرہ شکاری جانور جو آتے ہیں ان کو مارنے کی اجازت نہیں ہے تو وہ ہمارے قریب آکر ہمارے ہاتھ سے روٹی کھالیتے ہیں اور پاکستان میں جہاں ان کو مارنے کا رواج ہے وہاں ایک ایک میل دور سے اڑ جاتے ہیں۔ تو جانور بڑا ذکی ہوتا ہے، بہت فہیم ہوتا ہے۔ ہر شخص کو اپنے مطلب کی عقل عطا فرمائی گئی ہے۔ پس اس لئے اس جانور نے واقعۃً، یقیناً آنحضرت ﷺ کی رحمت کو دیکھ لیا تھا اور بھانپ لیا تھا اور اسی وجہ سے اس نے اپنے مالک کی شکایت کی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 / اپریل 2001ء از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 25 / مئی 2001ء)

امام الکلام

فیض پانے کی راہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اسے چاہئے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کریگا تو حبطِ عمل ہو جاوے گا (کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے) اسی لئے صحابہ کرامؓ کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اُٹھا سکتا یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتیٰ الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت ﷺ کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے صحابہ بڑے متادّب تھے اس لیے کہا ہے کہ اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّھَا اَدَبٌ۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455-454)

اردو منظوم کلام

راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار

اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرورِ روزگار
اب ذرا سوچو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے اِس قدر امر نہاں پر کس بشر کو اقتدار
سوچ لو اے سوچنے والو کہ اب بھی وقت ہے راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار
سوچ لو یہ ہاتھ کس کا تھا کہ میرے ساتھ تھا کس کے فرماں سے میں مقصد پا گیا اور تم ہو خوار
یہ بھی کچھ ایماں ہے یارو ہم کو سمجھائے کوئی جس کا ہر میداں میں پھل حرماں ہے اور ذلّت کی مار
غل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجّال ہے میں تو خود رکھتا ہوں اُن کے دیں سے اور ایماں سے عار
گر یہی دیں ہے جو ہے اُن کی خصائل سے عیاں مَیں تو اِک کوڑی کو بھی لیتا نہیں ہوں زینہار
واہ رے جوشِ جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار
ناز مت کر اپنے ایماں پر کہ یہ ایماں نہیں اس کو ہیرا مت گماں کر ہے یہ سنگِ کوہسار
ہے یہ گھر گرنے پہ اے مغرور لے جلدی خبر تا نہ دب جائیں ترے اہل و عیال و رشتہ دار
یہ عجب بدقسمتی ہے کس قدر دعوت ہوئی پر اُترتا ہی نہیں ہے جامِ غفلت کا خُمار
ہوش میں آتے نہیں سو سو طرح کوشش ہوئی ایسے کچھ سوئے کہ پھر ہوتے نہیں ہیں ہوشیار
دن بُرے آئے اکٹھے ہوگئے قحط و وبا اب تلک توبہ نہیں اب دیکھئے انجام کار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 136-137)

سال نو! اور انصاراللہ کا ڈائمنڈ جوبلی سال مبارک صد مبارک!

پیارے انصار بھائیو!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں اپنے پاک کلام اور دین حق کی طرف رہنمائی فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے اس کامل دین کا نمونہ اپنے اسوۂ حسنہ کی صورت میں ہمارے لئے پیش فرمایا اور آخری زمانہ میں اپنے ایک بروز دین کے مسیحا اور مہدی کی خبر دی اپنا محبت بھرا سلام اسے بھیجا، اسکی بیعت کرنے کی تاکید فرمائی، اسکی مدد و نصرت کو واجب قرار دیا اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت کے قیام کی نوید سنائی جو دین کی نشأۃ ثانیہ اور غلبہ کی ضمانت ہے۔

پھر ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم نے اس دور میں موعود مسیح ومہدی کا زمانہ پا کر اسے ماننے اور اسکے خلفاء برحق کو تسلیم کرنے کی سعادت پائی گزشتہ ایک صدی سے زائد عرصہ سے یہ مقدس قافلہ غلبہ دین حق کی منزل کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے۔ آج ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ مسیح ومہدی کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ہمرکاب ہیں اور ان کے ساتھ خدائی معیت اور فتوحات کے وعدوں کا ظہور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ہماری یہ بھی سعادت ہے کہ صرف چھ سال قبل 2008ء میں ہم نے صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی سنگ میل پر جماعتی ترقیات کے نئے افق دیکھے۔ ہم میں سے کچھ خوش نصیبوں نے 1989ء میں جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کا تاریخ ساز زمانہ خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں پایا اور کچھ اور سعادت مندوں نے خلافت ثالثہ میں چودہویں اور پندرہویں صدی کا سنگم بھی دیکھا۔ اس سال یہ مقدس قافلہ ایک اور سنگ میل طے کر رہا ہے اور وہ ہے 26 ر جولائی 2015ء کو مجلس انصاراللہ پر 75 سال پورے ہونے پر ہمارا ڈائمنڈ جوبلی کا سال ...... جسے ہم نے کسی رسمی طریق سے نہیں بلکہ خالص پاکیزہ دینی روایات کے ساتھ منانا ہے۔

پس اے انصار بھائیو! ان بابرکت ایام میں مسابقت فی الخیرات کے نظارے دکھانے کیلئے ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ مستعد ہو کر دلی جذبات تشکر اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس سال میں داخل ہوں۔ ایک دفعہ پھر اس بابرکت سال کے آغاز پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد تازہ کریں اور خلافت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کے وہ نعرے بلند کریں کہ فرشتے بھی آفرین کہہ اٹھیں۔

ہمارے پیارے امام نے چند ماہ قبل اپنے پیغام میں احتیاط، دعا، ذاتی نمونہ، حسن خلق اور نرمی کی طرف توجہ دلائی ہے، اسے اس سال کا نصب العین بنانا ہے۔ گزشتہ سال بھی آپ ہمیں یاددہانی کروا چکے ہیں کہ **"اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاءاللہ انقلاب آسکتا ہے"** (15 ر مارچ 2013ء)

پس انہیں اور دعاؤں اور عبادات کو انتہا تک پہنچا دیں۔ امام وقت نے نفلی روزہ، نوافل اور جوبلی دعاؤں کی جو تحریکات فرمائی ہیں ان کو حرز جان بنالیں اور مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کا وہ شور بلند کرتا ہے کہ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کی آواز سن لیں اور وہ انقلاب کی گھڑی بغتۃً اور اچانک ہمیں نصیب ہو جائے جس کے ہم بے تابی سے منتظر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام۔ خاکسار

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

استحکام خلافت کے لئے انصاراللہ کا کردار

(ایک مختصر خاکہ)

مکرم عبدالسمیع خان صاحب

سیدنا حضرت مصلح موعودنے آیت استخلاف کی تفسیر میں یہ عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھنے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ یہاں ایمان کے ایک معنے ایمان بالخلافت کے ہیں۔یعنی جولوگ خلافت اوراس کی برکات پر ایمان رکھتے ہیں اوراس کے قیام کی خاطر اعمال صالحہ بجالاتے ہیں ان کو خلافت کا انعام عطا کیا جائے گا۔پس یہ ایک مشروط وعدہ ہے جوان دونوں شرائط کے ساتھ وابستہ ہے۔

حضور سورۃ نور آیت 56 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ان آیات سے یہ مضمون شروع ہوتا ہے کہ اگر (مومن) قومی طور پر محمد رسول اللہؐ کی اطاعت کریں گے تو ان کو کیا انعام ملے گا۔چنانچہ فرماتا ہے کہ تم میں سے جولوگ خلافت پر ایمان لائیں گے اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے اور ایسے اعمال بجالائیں گے جوانہیں خلافت کا مستحق بنادیں ان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا......

پھر فرمایا:

اس آیت میں (مومنوں) کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اوران سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کردے گا اوران کو ان کے دین پر قائم فرمائے گا جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا ہے اوراس دین کی جڑیں مضبوط کردے گا اور خوف کے بعد امن کی حالت ان پر لے آئے گا۔جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

مگر یادرکھنا چاہئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔اگر (مومن) ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اوران اعمال کو ترک کردیں گے جوخلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 366-367)

جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام:

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے اور حضرت مسیح

موعودؑ نے اسے دوسری قدرت کے نام سے نوازا ہے اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سے خلافت کے قیام واستحکام کے لئے کوشاں ہے۔ حضرت مصلح موعود نے تمام ذیلی تنظیموں کے عہدوں میں خلافت کے قیام کے لئے قربانی کرنے کا عہد بھی شامل فرمایا۔ چنانچہ ہر ناصر خدا کی قسم کھا کر یہ عہد کرتا ہے کہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ (دینِ حق) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

مجلس انصاراللہ کی 75 سالہ خدمات اور کارناموں میں خلافت کی محبت سرفہرست ہے۔ گو مجلس انصاراللہ باقاعدہ طور پر 1940ء میں قائم ہوئی لیکن اس سے قبل بھی 40 سال سے زائد عمر کے احمدیوں کے ماتھے کا جھومر خلافت کی محبت اور اطاعت ہی تھا۔

نظام خلافت کے استحکام کے 14 طریق:

- خلیفہ وقت سے دلی محبت کرنا ایسی کہ امام وقت اپنی جان، مال اور بیوی بچوں سے بھی پیارا ہو جائے۔
- امام وقت کے ارشادات کو سننا اور سمجھنا۔
- پوری طاقت اور صلاحیت سے امام کی آواز پر لبیک کہنا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا۔
- خلیفہ وقت کی ظاہری حفاظت پر مستعد رہنا۔
- خلیفہ وقت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرنا، اس کی صحت، عمر اور منصوبوں میں کامیابی کے لئے سجدہ ریز ہونا۔
- قیام صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ کے مضمون پر دلی توجہ سے عمل پیرا ہونا۔
- خلیفہ وقت سے خطوط کے ذریعہ سے تعلق رکھنا اور دعائیں حاصل کرنا۔
- تمام اہم معاملات میں مشورہ کرنے اور اپنے حالات سے باخبر رکھنا۔
- اپنے اہل وعیال اور عزیزوں میں خلیفہ وقت کی محبت کو راسخ کرنا۔
- خلافت کی غیرت رکھنا اور، منکرین خلافت کا مقابلہ کرنا۔
- اپنے ماحول میں چوکس رہنا کہ کوئی فرد غیر شعوری طور پر بھی خلافت کی بے ادبی نہ کرے۔
- خلافت کے حق میں زبانی تقاریر اور لسانی جہاد کرنا۔
- خلافت کی برکات کے متعلق لٹریچر کی تیاری، اخبارات ورسائل، جرائد میں مضامین کی اشاعت، کتب کو عام کرنا۔
- نئے خلیفہ کے انتخاب کے وقت پر سوز دعائیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہنا اور اگر مجلس انتخاب کی ممبری کی سعادت نصیب ہو تو انتخاب میں شریک ہونا اور تجدید بیعت کا شرف حاصل کرنا۔

چند عملی نمونے

اجمالاً یہ وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ خلافت کا استحکام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر ایک شق کے لحاظ سے اپنے عہد کو نبھانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ہزاروں صفحات لکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں صرف ابتدائی شقوں کے تحت چند امور کے متعلق اشارے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا تعلق جان، مال، وقت، عزت اور اولاد کی قربانی سے ہے۔

جان کی قربانی

جماعت کے شہداء میں ایک بڑی تعداد انصار کی ہے، لاہور کے 2010ء کے واقعات میں 86 میں سے 58 شہداء کا تعلق انصاراللہ سے تھا۔ وہ بھی ہیں جو ہر وقت اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں اور عملاً جان کی قربانی کر چکے ہیں مگر زمین پر غازی ہیں اور خدمت میں مسلسل مشغول ہیں۔

مالی قربانی

- نظام وصیت میں شمولیت جس میں ایک احمدی خادم کی عمر سے شریک ہوتا ہے اور تادم آخر شریک رہتا ہے۔
- تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر چہارم کی ذمہ داریاں انصاراللہ کے سر پر ہیں۔
- یہ سعادت بھی انصاراللہ کے وصف میں آتی ہے کہ اپنے کم عمر یا تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور لجنہ کی طرف سے اکثر چندے اپنے مال میں سے ادا کرتے ہیں۔
- سلسلہ کی طرف سے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لئے بھی ہر قسم کے مالی اخراجات وغیرہ شرح صدر سے کرتے ہیں اور مرکز سے کوئی مطالبہ نہیں کرتے۔
- ڈائمنڈ جوبلی پر بھی انصار ایک خطیر رقم امام وقت کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔

وقت کی قربانی

مجلس انصاراللہ کے تمام عہدیداران مرکزی سطح سے لے کر ایک عام سائق تک اپنا قیمتی وقت سلسلہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ بعض تو دن یا رات کا بیشتر حصہ اس کام میں صرف کرتے ہیں اس کے علاوہ سلسلہ کے بڑے اور اہم عہدوں پر عمر کے لحاظ سے انصار ہی متعین ہیں۔ امراء اضلاع کی اکثریت کا تعلق بھی اسی تنظیم سے ہے۔ وقف بعد از ریٹائرمنٹ اور وقف عارضی کی سکیموں میں بھی ذوق وشوق سے حصہ لیتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے وقف ایام کی سکیم میں بھی بھرپور طریق سے شریک ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی دعوت الی اللہ ہے۔ نئے نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ نئے لوگوں تک احمدیت کا پیغام اور سوال و جواب کی مجالس لگانا لٹریچر اور پمفلٹس کی تقسیم ہی ان کا شغل و پیشہ ہے۔

عزت وجذبات کی قربانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انصاراللہ ہر قسم کی عزت اور جذبات کو خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔خدا کی راہ میں ماریں کھاتے ہیں، دکھ اٹھاتے ہیں، دشمن کی طعن و تشنیع برداشت کرتے ہیں مگر جوابی قدم نہیں اٹھاتے اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔قید و بند کی مصیبتیں برداشت کرتے ہیں مگراف تک نہیں کرتے۔

اولاد کی قربانی:

آغاز سلسلہ سے ہی وقف اولاد کا نظام جاری ہے۔اس میں خدام کے ساتھ ساتھ انصاراللہ بھی شریک ہیں اور اپنی تمام ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اپنی اولاد کو خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔

تحریک وقف نو میں بھی انصار نے سینکڑوں بچے پیش کئے ہیں اور آج وہی ننھے بچے تعلیم وتربیت اور دیگر شعبوں میں غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آج جو گلشن احمدیت پر بہار ہے وہ انہی واقفین زندگی اور مربیان کرام کے خون سے آئی ہے۔

نیکی کے ہر میدان میں:

ان قربانیوں کے نتیجہ میں انصاراللہ انفرادی اور اجتماعی طور پر خلافت کی دعاؤں کے حقدار بنتے ہیں اور باہمی تعلق کے نتیجہ میں جماعت اور نظام خلافت دونوں مستحکم سے مستحکم تر ہوتے چلے جارہے ہیں دشمن کے دل میں سوائے حسد کے کچھ نہیں مگر یہ آگ بھی اسے خاکستر کر رہی ہے اور ہمارے لئے تو گلزار بن جاتی ہے۔

خلافت احمدیہ کے ارشادات کے تابع انصاراللہ نیکی کے ہر میدان میں آگے آگے ہیں۔عبادات، عشق رسولؐ، محبت قرآن، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، دعوت الی اللہ، وقف عارضی، تربیت اولاد، اعلیٰ اخلاق کا قیام ان سب امور میں انصاراللہ ہراول دستہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔خلافت کی برکات کو عام کرنے، اولاد اور عیال کے دلوں میں خلیفہ وقت کی محبت اجاگر کرنے، خلافت کے لئے دعائیں کرنے، امام وقت سے مشورہ لینے میں انصاراللہ کا کردار مشعل راہ ہے۔مجلس انصاراللہ خلیفہ وقت کی سلطان نصیر ہے، اس کا بازو ہے، اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔انشاءاللہ۔

2015ء کی ڈائری دستیاب ہے

انصار بھائیوں کی تعلیم وتربیت کے لئے گزشتہ چند سالوں سے ایک ڈائری مرتب کی جاتی ہے۔نئے سال کی یہ دیدہ زیب ڈائری 130 روپے میں دستیاب ہے۔ (قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

تربیتِ اولاد میں انصاراللہ کا کردار

مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب

دورِ آخرین میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے صدیوں کے فاصلے ملا دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — (ـ) سے ملا جب مجھ کو پلایا
وہی ئے ان کو ساقی نے پلا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پس جماعت احمدیہ اور اس کی ذیلی تنظیموں کے قیام کی وہی غرض ہے جو (دین حق) کے قیام کی غرض ہے۔ آج انصاراللہ کی بھی وہی ذمہ داریاں ہیں جو (اولین) کی ذمہ داریاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے: کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران: 111) کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی چار ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول: وہ اپنے علم و عمل اور نیکی و تقویٰ میں باقی تمام لوگوں سے بہتر ہوں۔ دوم: وہ بنی نوع انسان کے لئے ہر طرح سے نفع بخش ہوں اور ان کی ہمدردی سے پُر ہوں اور ان کی بھلائی کے لئے کوشاں ہوں۔ سوم: وہ امر بالمعروف کرنے والے یعنی نیکی کا حکم دینے والے ہوں اور نہی عن المنکر یعنی بُرائیوں سے روکنے والے ہوں۔ اور ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں کہ انہیں دیکھ کر خود بخود نیکی کی طرف رغبت اور بدی سے نفرت پیدا ہو۔ چہارم: وہ اللہ تعالیٰ پر حقیقی اور دلکش ایمان رکھنے والے ہوں۔

احمدیہ اخلاق کا بہترین نمونہ پیش کرنا انصاراللہ کا نصب العین اور ذمہ داری ہے۔ (دینی) تعلیمات کو اپنا کر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کے ذریعہ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کر سکتے ہیں وہاں وہ اپنی اولاد اور احمدی خدام و اطفال کے لئے مشعلِ راہ بن سکتے ہیں۔

انصاراللہ کا عہد: انصاراللہ کے تمام اجلاسات اور میٹنگوں میں ہم اپنا عہد دوہراتے ہیں۔ جس میں بطور خاص تربیتِ اولاد کا عہد شامل ہے۔ بطور یاد دہانی وہ عہد ذیل میں تحریر ہے:

''میں اقرار کرتا ہوں کہ (دین حق) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں

اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔''

ہمیشہ ہر ناصر کے پیش نظر رہنا چاہئے کہ اولاد کی تربیت اور اسے نظامِ خلافت سے وابستہ کرنا اس کا ایسا عہد اور وعدہ ہے جس کا وہ بار بار اقرار کرتا ہے اور اب اس کے فرائض میں شامل ہو چکا ہے۔ ہمارے ہر قول و فعل کا اثر ہمارے بچے قبول کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنی تمام کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے ایسے کھڑے ہو جائیں کہ ہم اپنی اولاد اور احمدیت کی اولاد کے لئے روشن مینار بن جائیں۔ اپنی تمام کمزوریوں اور خامیوں کو اس طرح چھوڑ دیں جس طرح اصحاب رسولؐ نے حکم سنتے ہی شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ تا ہماری کسی انفرادی کمزوری کی بنا پر جماعت کی نیک نامی اور ترقیات میں روک نہ آئے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں دین کی مجاہد اور سپہ سالار بن کر جماعت کی تمام ذمہ داریوں کو اٹھانے والی ہوں۔

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ ان کا والد صالح تھا۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص 444-445)

احساسِ ذمہ داری: یہ یقینی بات ہے کہ اگر ہم نے اپنی اولادوں کی تربیت میں کوتاہی سے کام لیا تو وہ ہماری روحانی وارث نہ بن سکیں گی۔ اور نہ ہی جماعتی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل ہوں گی۔ اس لئے اس احساس کا پیدا ہونا بڑا ضروری ہے کہ ہم اپنی اصلاح اور اپنی اولادوں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں۔

ذاتی اصلاح اور دعا: جس قدر انسان ذاتی طور پر اصلاح یافتہ، نیک فطرت، متقی اور دعا گو ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ اس کی اولاد اور نسل میں نیکی و تقویٰ کو جاری رکھے گا، **الّا ما شاء اللہ**۔ اس سلسلہ میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال بڑی واضح ہے۔ کہ آپ کے دو بیٹوں ایک پوتے اور ایک پڑپوتے کو مقامِ نبوت سے نوازا گیا جبکہ آپ کی نسل سے روحانی اماموں اور سرداروں کی تعداد تو بارہ تک پہنچتی ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتی نیکی اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اس دورِ آخرین میں یہ نظارہ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تربیت اور دعاؤں میں دیکھنے کو ملا ہے کہ آپ کا ایک بیٹا، دو پوتے اور ایک پڑپوتا مقامِ خلافت سے نوازے جا چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

چند تربیتی امور کی نشان دہی: جب ہم تربیت اور تربیتِ اولاد کی بات کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ تربیت کے لئے کچھ امور کی نشان دہی کر لی جائے جن پر عمل کرنے والے کو تربیت یافتہ کہا جا سکے۔ اگرچہ یہ مضمون بڑا وسیع ہے اس کے باوجود اس کی نشان دہی لازمی ہے تا کہ انصار اور والدین کو معلوم ہو کہ انہوں نے کن باتوں میں نمونہ بننا ہے اور کن امور پر پوری جدوجہد

کے ساتھ اپنی اولاد اور بچوں کو گامزن کرنا ہے۔ چنانچہ ذیل میں چند منازل کی نشان دہی کی جارہی ہے۔

باترجمہ قرآن پڑھنا اور پڑھانا: تربیت کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور اس کا فہم وادراک حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ تربیت واصلاح دینی علم کا تقاضا کرتی ہے۔ اور دینی علوم کا خزانہ قرآن کریم ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا: اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ ہر قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔ اسی لئے تو آپؑ نے فرمایا تھا:

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ: امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب قرآن کریم کی ہی تفسیر وتشریح ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب پانے کی باتیں ہیں تو کہیں (دین حق) کی حقیقت اور اس کی کل ادیان پر برتری کا بیان ہے۔ ایک طرف کلام اللہ کے بے نظیر ہونے کا ذکر ہے تو دوسری طرف آنحضرت ﷺ کی صداقت وافضلیت کو باحجت ثابت کیا گیا ہے۔ ارکانِ (دین حق) اور ارکانِ ایمان کا پوری وضاحت کے ساتھ تذکرہ ہے۔ الغرض ایمانیات کے سارے پہلو پوری تفصیلات کے ساتھ ایسے بیان کر دیئے گئے ہیں کہ حقیقت (دین) روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آپؑ نے خزائن مدفونہ کو نکال کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ فرمایا:

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

قیام نماز اور دعا: مذکورہ بالا دونوں ذرائع تو دراصل ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے بیان ہوئے ہیں تا کہ اس کے نتیجہ میں عمل کی قوت اور جذبہ میں جوش پیدا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اعمال میں اولیت قیامِ نماز کو حاصل ہے۔ جس پر ہم نے خود کاربند ہو کر اپنی اولادوں اور نسلوں کو بھی کاربند کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عبادتِ الٰہی کو تقویٰ کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ جب فرمایا: یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ...... لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (البقرۃ:22) یعنی اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو...... تا کہ تم متقی بن جاؤ۔ ہر نیک کام کی بجا آوری عبادت ہے۔ خاص طور پر ارکانِ (دین) پر عمل کرنا خدا کی رضا اور انسان کی روحانی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ ارکانِ (دین) میں سے پہلا عملی رکن نماز کا قیام ہے۔

نمازوں کا شرائط کے ساتھ ادا کرنا نہ صرف اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ مومنین کی روحانی ترقیات کی معراج ہے۔ غلط راہوں سے بچ کر قربِ الٰہی کی منزلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ○ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ پس نمازیں پڑھو، نمازوں کو قائم کرو تا کہ تمہیں تقویٰ حاصل ہو۔ اور تم میں فرمانبرداری کی روح پیدا ہو جائے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''خدا کے حضور جھکو۔ دعاؤں میں گریہ وزاری کرو تا تم پر خدا کی طرف سے برکات نازل ہوں ۔تقوی اختیار کرو۔ تقوی کے قیام کے لئے نماز اور نماز باجماعت کی پابندی بہت ضروری ہے''(تقاریر جلسہ سالانہ،انوارالعلوم جلد9 ص 426)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر حکماً تربیت کے اس اصول کی طرف توجہ دلائی تھی؛ جب فرمایا:

وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔(طٰہٰ:133)اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کر اور تو خود بھی اس پر قائم رہ۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایک اور اہم بات اور یہ بھی میرے نزدیک انتہائی اہم باتوں میں سے ایک ہے بلکہ سب سے اہم بات ہے کہ بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں......اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔اگر وہ خود نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے،نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا''

(الفضل انٹرنیشنل 22/اگست 2003ء)

بُری صحبت سے بچانا: ہر چیز اپنی نشوونما کے لئے اور اپنی خصوصیات کو قائم رکھنے کے لئے ایک حفاظتی حصار چاہتی ہے۔یہی حال نیکی اور تربیت کا ہے کہ تربیت اولاد کے لئے انہیں ماحول اور معاشرہ کے بداثر سے محفوظ رکھا جائے۔ورنہ اس سلسلہ میں کی گئی تمام کوششیں ضائع ہو جاتی ہیں۔اس لئے لغو کاموں اور لغو مجالس سے پورے طور پر بچنا اور اپنی اولاد کو بچانا ضروری ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات میں فرمایا ہے: وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ(المومنون:4) کہ مومن لغو کاموں اور فضول مجلسوں سے اور ہر بے مقصد چیز سے اعراض کرتے ہیں۔تاکہ ان کے اندر نیکی نشوونما پا سکے،ورنہ وہ ساتھ ہی ساتھ ضائع ہوتی رہتی ہے۔

صحبت صادقین: جہاں بری صحبت نیکی،تقوی اور اعلیٰ تربیت کے لئے زہر قاتل ہے وہاں نیک صحبت اور صحبتِ صادقین نیکی کا وہ ماحول ہے جس میں اچھائیاں پرورش پاتی ہیں اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کے لئے جذبے فروغ پاتے ہیں۔اسی لئے تو ہمارے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔(التوبہ:119)یعنی اگر تم اپنے اندر تقوی کا رنگ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا گر یہی ہے کہ صادقوں کی مجلس اختیار کرو تا کہ تمہارے اندر بھی تقویٰ کا وہی رنگ تمہارے نیک ہمسایہ کے اثر کے ماتحت پیدا ہو جائے جو اس میں پایا جاتا ہے۔'' (انوارالعلوم جلد17 ص 424)

مالی قربانی: قرآن کریم کے بیان کے مطابق متقین کی تیسری صفت انفاق فی سبیل اللہ ہے۔یہ بھی ایک عملی کیفیت ہے جس میں انسان خدا کی عطا کردہ صلاحیتوں اور رزق کو اس کی راہ میں مخلوقِ خدا کی بھلائی اور بہتری کے لئے صرف کرتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔(البقرۃ:4)یعنی جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔کسی غریب کو چند پیسے دے کر یہ سمجھنا کہ انفاقِ رزق ہوگیا صحیح نہیں ہے۔خدمتِ خلق کے سارے کام انفاق کے

تحت ہی آتے ہیں۔شادی بیاہ، تجہیز و تکفین اور دیگر تقریبات میں دوسروں کے کام آنا اور وقارِ عمل اور خدمتِ خلق کے دیگر کام کرنا انفاقِ رزق ہی تو ہے۔" (ملفوظات جلداول ص 289)

یہ خوبی بھی جب ہم اپنی نسلوں میں پیدا کر دیں گے تو پھر سمجھو کہ ہمارے بچے محفوظ و مأمون ہو چکے ہیں، جو اب اپنے آپ کو خود سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔کیونکہ مالی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ مستقل طور پر ایمان کی جڑیں مضبوط کر دیتا ہے۔

بعث بعد الموت پر ایمان: تربیت کا بہت بڑا گر بعث بعد الموت پر ایمان و یقین ہے۔کیونکہ جو شخص حیاتِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ خدا کو بھول سکتا ہے اور نہ نیکی سے غافل ہو سکتا ہے۔اسی بنیادی گر سے اپنی اولادوں کو آگاہ کرنا ہم سب کا فرض ہے۔چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ تربیت کے اس گُر اور انصار کی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرآن کریم نے اس امر پر بہت ہی زور دیا ہے کہ مذہب کے انکار یا اس کی تخفیف کی اصل وجہ بعد الموت زندگی کا انکار ہے۔اس میں واعظوں اور استادوں اور اماموں اور مربیوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے۔بچپن سے بعث بعد الموت کے دلائل نوجوانوں کے ذہن نشین کرنے چاہئیں۔اس کے بغیر کبھی صحیح اور عمدہ تربیت نہیں ہو سکتی۔" (تفسیر کبیر جلد چہارم ص 393)

جماعتی عہدیداران کی اطاعت: جماعتی تنظیم و تربیت کے لئے عہدیداران کی اطاعت نظام کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔جسے نظر انداز کرنے سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔جس سے جماعت جماعت نہیں رہتی بلکہ منتشر افراد کا ایک گروہ بن جاتی ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی امر کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:60) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور اس رسولؐ اور اپنے میں سے عہدیداران کی بھی اطاعت کرو۔گویا اطاعتِ عہدیداران اللہ کے حکم کے تابع ہونی چاہئے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور اس کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب اطاعۃ الامراء)

پس یہ انصار کا فرض ہے کہ اپنے بچوں اور جماعت کے بچوں میں یہ اعلیٰ خوبی پیدا کریں۔تا کہ وہ بھی اس نظام کی بدل و جان اطاعت کر کے جماعت اور معاشرہ کا مفید وجود بنیں۔

ایمانی غیرت پیدا کریں: انصار اللہ کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ نئی نسل میں ایمانی غیرت پیدا کریں۔غیرت کا جذبہ انسانی فطرت کا ایک بنیادی حصہ ہے اور جتنی بھی کوئی چیز انسان کو زیادہ عزیز ہوتی ہے اور اس کی نظر میں قابلِ قدر ہوتی ہے اتنا ہی طبعاً اس کے متعلق اس کی غیرت بھی زیادہ حساس ہوتی ہے۔اسی فطری جذبہ کے تحت ایمانی غیرت کو زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ (النساء:۱۴۱) کہ جب تمہیں کسی ایسی مجلس میں جانے کا اتفاق ہو جس میں اللہ تعالیٰ کی آیات و احکامات کے

متعلق کفر اور تمسخر و استہزاء کا طریق اختیار کیا جا رہا ہو، تو تم ہرگز اس مجلس میں نہ بیٹھو، یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی گفتگو بدل کر کسی اور موضوع پر بات کرنے لگ جائیں۔

ہم انصار اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہمارے بچے کسی ایسے پروگرام کا حصہ نہیں بنیں گے جو (دین) احمدیت کے مفادات کے کسی بھی لحاظ سے منافی ہو۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے نازیبا الفاظ پر اس کے بیٹے کا اسے قتل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنا، کعب بن مالکؓ کے مقاطعہ کی سزا کے وقت اس کی بیوی تک کا اس سے الگ ہو جانا اور دورِ حاضر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا لیکھرام کے سلام کا جواب نہ دینا کہ وہ شاتمِ رسول تھا، اس کی منہ بولتی مثالیں ہیں۔

وعدوں کی پابندی اور لین دین کی صفائی: بہت سے تربیت کے پہلو انسان کے ذاتی اعمال ہوتے ہیں یا صرف اپنے گھر اور جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن زیرِ بحث تربیتِ اولاد کا پہلو ایسا ہے جس کا واسطہ عموماً گھر سے باہر بلکہ غیروں سے بھی پڑتا ہے، میری مراد وعدوں کی پابندی اور لین دین کے معاملات کی صفائی سے ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہم جماعتی وقار کو بہت بلند کر سکتے ہیں۔ پس تمام انصار بھائی اپنا فرض اور ذمہ داری سمجھتے ہوئے تربیت کے اس پہلو کی طرف خاص توجہ دیں تا کہ جماعت کے تمام نونہال اس وصف سے متصف ہوں۔ اپنے کردار و عمل سے جماعت کی ہر لحاظ سے نیک نامی کا موجب بن رہے ہوں۔

خدام سے محبت اور ان کی نگرانی: مجلس انصاراللہ ذیلی تنظیموں میں سے سب سے سینئر تنظیم ہے۔ اس مناسبت سے تمام دیگر تنظیمیں انصاراللہ کے بچوں کے طور پر ہیں۔ بلکہ جسمانی لحاظ سے بھی دیگر ذیلی تنظیموں میں انصار کی ہی بیویاں، بہنیں، بیٹیاں اور بیٹے، پوتے اور پوتیاں، نواسے اور نواسیاں شامل ہیں۔ اس لئے انصار کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دیگر تنظیموں کی تربیت اور اصلاح پر نظر رکھیں اور ہر ممکن بہتری کے لئے کوشاں رہیں۔ اسی مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"میں انصار کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت نہایت ضروری چیز ہے اور ان کی نگرانی نہ کرنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ آخر خدام کوئی غیر تو نہیں ہیں، انصار کی اپنی ہی اولاد ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کو بچوں کی طرح سمجھائیں، اُلٹا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں اپنا بیٹا یا اپنا بھائی بھول جاتا ہے اور یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ خدام میں یہ نقص ہے اور خدام میں وہ نقص ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خدام ہمارے ہی بیٹے ہیں۔ خدام کوئی آسمان سے تو گرے نہیں۔ وہ ان کی اپنی اولادیں ہیں۔ وہ احمدی گھروں میں رہنے والے بچے ہیں اور خدام کے باپ یا چچا انصار ہیں۔" (مشعلِ راہ جلد چہارم ص 162)

چنانچہ اسی امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو تمہارا نام انصاراللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار...... تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے

لئے قائم رکھتے چلے جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاوے۔ اور اس کے دو ذریعے ہو سکتے ہیں؛ ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔" (سبیل الرشاد جلد اول ص 122)

خلافت کی محبت قائم کرو: انصار کے اپنے عہد کے پیش نظر خلافت کی محبت کو نئی نسلوں کے دلوں میں پیدا کیا جائے اور مثالوں سے اس مضمون کو سمجھایا جائے کیونکہ (دین) کی تمکنت امن کا قیام اور جماعت کی شیرازہ بندی خلافت سے ہی وابستہ ہے۔

اپنی روایات کے امین بنو: اولاد کی تربیت کا یہ بڑا اہم پہلو ہے کہ وہ اسلامی اور جماعتی روایات کے امین ہوں، تبھی ان کی تربیت نظر آئے گی۔ اپنی روایات کو چھوڑ کر دوسری اقوام کی رسومات کی تقلید کرنا اپنے آپ کو گرانے اور اپنا مستقبل تاریک کرنے کے مترادف ہے۔ اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے دوسری اقوام کی تقلید اور ان سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا تھا۔

(سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشہرۃ)

اس لئے اپنے بچوں اور بچیوں پر یہ حقیقت واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ اسلام کا تمدن ہی تمام تمدنوں سے بہتر اور ارفع ہے۔ اگر ہم نے اس فریضہ کو ادا نہ کیا تو ہماری غفلت کے باعث ہمارے بچے ہمارے نہیں رہیں گے بلکہ دوسروں کی گود میں جا بیٹھیں گے۔ اس لئے روزمرہ کے تمام معاملات میں اولاد کی تربیت اور ان کی رہنمائی ضروری ہے۔

ہاں ہر اچھی بات تو مومن کی ہی متاع ہے۔ جسے ذیل کی دو شرطوں کے ساتھ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1۔ فی الواقع وہ اچھی بات ہو، اور دین حق کے خلاف نہ ہو۔

2۔ اسے غلامانہ ذہنیت کے ساتھ اندھے طریق پر اختیار نہ کیا جائے بلکہ خوب پرکھ کر اور کھوٹا کھرا دیکھ کر علیٰ وجہ البصیرت اپنایا جائے۔

پس میرے انصار بھائیو!: اپنے قائم مقام پیدا کرو کسی بھی چیز کو قائم مقام پیدا کئے بغیر دوام نہیں ہے۔ آپ کی تمام نیکیاں تبھی نیکیاں رہیں گی جب ان میں ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں تسلسل ہوگا۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے، نامعلوم کب بلاوا آجائے، اس وقت سے پہلے پہلے اپنی نیکیوں اور اچھائیوں کو اپنی اولادوں میں منتقل کر دیں بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ کے بچے ان اعلیٰ امور کو اپنی زندگیوں کا بھی حصہ بنا چکے ہیں تب آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ ان کے اخلاق کو آراستہ کریں انہیں ان ذمہ داریوں کے بار اٹھانے کے قابل بنائیں جو کل ان کے کندھوں پر رکھا جانے والا ہے۔ کیونکہ آئندہ جماعت کا سارا انتظام وانصرام انہیں کے سپرد ہونا مقدر ہے۔ اور انہیں یہ بات باور کرا دیں کہ

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں   آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"پس ایک نئے عزم کے ساتھ ہمت اور دعا سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ آپ تو خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقدس رسولؐ اور مسیح پاک کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ اے اللہ! تو ہماری مدد کر اور ہماری نسلوں کو بھی (دین) پر قائم رکھ۔" (روزنامہ الفضل ربوہ 20ستمبر 2004ء ص 4)

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود بسراء صاحب ایڈووکیٹ مؤرخہ 25/نومبر 2014ء کو بعمر 52 سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ شعبہ وکالت سے منسلک تھے۔محنت اور ایمانداری آپ کا شیوہ تھا۔دارالقضاء ربوہ میں بھی طویل عرصہ سے بطور وکیل پیش ہوتے تھے۔بہت خوش مزاج ،ملنسار اور دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ 2006ء تا 2011ء آپ نے بطور زعیم انصاراللہ ناصر آباد جنوبی خدمت کی توفیق پائی۔گزشتہ چند سالوں سے نائب زعیم انصاراللہ اور نائب صدر محلّہ کے طور پر کام کررہے تھے۔مجلس عاملہ انصاراللہ ناصر آباد جنوبی نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں مکرم طارق محمود بسراء صاحب کی اچانک وفات پر ایک قرارداد تعزیت منظور کی۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔آمین۔

(مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم انصاراللہ ناصر آباد جنوبی)

حیات طیبہ کے وارث

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا کے بندے کون ہیں۔یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اور اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں......سچا (دین) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 364)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔جامعہ احمدیہ میں داخلے امسال حسب معمول میٹرک اور ایف اے کے امتحانات کے بعد میں ہوں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

جلسہ سالانہ قادیان کا ایمان افروز نظارہ

مکرم انجینئر طاہر احمد صاحب

قادیان کی مقدس بستی میں اس بار بھی جلسہ سالانہ اپنی تمام تر روایات اور برکات کے ساتھ مقررہ تاریخوں 27 تا 29 دسمبر 2013ء کو منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو اس بابرکت جلسہ میں شرکت کی سعادت مع بیوی اور دو بچوں نصیب ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری بستی میں مقدس مقامات کی زیارت، خصوصی عبادات اور دعاؤں کا موقع ملا اور اس کے ساتھ ساتھ خاکسار کے بڑے بیٹے کو رضا کارانہ ڈیوٹی کی توفیق بھی حاصل ہوئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں 1891ء میں پہلا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صرف 75 خوش نصیب شامل ہوئے اور حضور اقدس کی طرف سے یہ جاری ہونے والا نظام اب دنیا کے تمام براعظموں میں پھیل چکا ہے۔ اور ہر سال لاکھوں فرزندان احمدیت ان جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کے وارث ٹھہرتے ہیں جو آپ نے شرکاء جلسہ کے لئے کیں۔ 122ویں جلسہ سالانہ قادیان میں پاکستان سے کثیر تعداد میں احباب کو بھی شامل ہونے کی سعادت ملی جن کی تعداد ساڑھے پانچ ہزار سے زائد تھی۔ 24 دسمبر 2013ء کو ربوہ سے روانہ ہونے والے قافلہ میں خاکسار بھی مع اہلیہ اور دو بچوں کے شامل تھا۔

پروگرام کے مطابق ہمارے قافلہ کی 24 دسمبر 2013ء کو روانگی اور واپسی 2 جنوری 2014ء کو تھی۔ واہگہ بارڈر پیدل کراس کرنا تھا۔ وہاں پہنچے تو جماعت احمدیہ لاہور کے رضا کار خدمت اور راہنمائی کے لئے موجود تھے۔ جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی روایتی مہمان نوازی بھی کی۔ اللہ ان سب رضا کاروں اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

ضروری قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ممبران قافلہ بارڈر کراس کر کے اٹاری پہنچے۔ جہاں شعبہ استقبال قادیان کے رضا کاران مدد اور راہنمائی کے لئے موجود تھے۔ اٹاری پر ان کی بسوں کا انتظام تھا۔ جوں جوں احباب جماعت وہاں پہنچتے گئے بسوں پر ٹکٹ لے کر سوار ہوتے گئے۔ اٹاری پر بھی جماعتی انتظام کے تحت تواضع کا انتظام تھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

قادیان دارالامان کیلئے روانگی: اٹاری سے بس پر قادیان کیلئے روانہ ہوتے ہی ہر شخص کی آس اور تڑپ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا تھا کہ کب وہ خوش نصیب لمحات آئیں کہ ہم مسیح دوراں کی مقدس بستی میں پہنچ جائیں۔ بٹالہ گزرنے کے بعد نگاہیں منارۃ المسیح کی طرف لگی رہتی ہیں کہ اس سفید مینار کو دیکھیں اور اس سے آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اس مینار کی ضرورت و اہمیت کے تحت 13 مارچ 1903ء کو اس کا سنگ بنیاد خود حضرت صاحب نے اپنے ہاتھوں سے رکھا۔ یہ منارہ بیت اقصیٰ کے صحن میں واقع ہے۔ اس کی تکمیل 1915ء میں ہوئی۔ یہ دلکش منارہ 105 فٹ بلند ہے۔ اس کی تین منزلیں ہیں۔ 92 سیڑھیاں اور اوپر

خوبصورت گنبد۔اس کی روشنی اردگرد کے سارے علاقے میں جاتی ہے اور یہ قادیان کی خاص پہچان ہے مینارۃ المسیح کو دیکھتے ہی دل حمد باری تعالیٰ سے بھر گیا اور ہمیں اپنی منزل مقصود سامنے نظر آنے لگی۔بچوں کے چہرے پر قادیان سے محبت کے عجب آثار دکھائی دینے لگے ہماری بس مردانہ جلسہ گاہ کی جگہ پہنچی تو شعبہ استقبال کی طرف سے لاؤڈسپیکر پر اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہورہی تھیں۔چونکہ ہمارا قافلہ جلسہ سے کافی دن پہلے قادیان پہنچ گیا تھا۔اس لئے ہمیں جلسہ سالانہ سے قبل مقدس مقامات میں عبادات کی بآسانی توفیق مل گئی۔

بہشتی مقبرہ اور مقدس مقامات: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر روزانہ دعا کے لئے موقع مل جانا یہ غرض سفر قادیان کا ایک اہم حصہ تھی۔بہشتی مقبرہ سے ہی ملحقہ باغ میں آموں کے درختوں کے نیچے 27 مئی 1908ء کو رفقائے مسیح موعود علیہ السلام وعشاقان احمدیت سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے ایک بار پھر وحدت کی لڑی میں پروئے گئے تھے اور قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔یہ جگہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذاتی باغ کی تھی۔

نماز تہجد باجماعت ودرس کا انتظام: جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اجتماعی نماز تہجد تھی۔عورتوں کے لئے بیت المبارک اور مردوں کے لئے بیت اقصیٰ میں۔اسی طرح قادیان کی دوسری بیوت الذکر میں بھی یہ انتظام کیا گیا تھا۔

دارالمسیح: وہ مکانات جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اباؤاجداد نے سکونت اختیار کی۔جہاں حضرت صاحب کی پیدائش ہوئی جہاں آپ پلے بڑھے جہاں آپ کی شادی ہوئی، اولاد ہوئی اور اولاد کی شادیاں ہوئیں۔وہ مکانات، خوبصورت مکانات، دیدہ زیب مکانات، وسیع رقبہ پر تعمیر عمارات جو بیت مبارک سے ملحق ہیں اسے دارالمسیح کہتے ہیں۔

دارالمسیح میں پانی کا کنواں: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مکانات کے قریب دو کنویں تھے۔جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے لیکن جب آپ نے دعویٰ فرمایا اور آپ کے عزیز و اقارب آپ کے مخالف ہوگئے تو یہ مخالفت بڑھتے بڑھتے کنویں کے پانی بند کرنے تک پہنچ گئی۔چنانچہ حضرت بانی سلسلہ کے افراد خانہ اور آپؑ کے مہمانوں کو کنووں سے پانی لینے سے روک دیا گیا تو حضرت صاحب نے تحریک فرمائی اور ایک کنواں حضور کے مکان میں ٹھیک اس جگہ کھودا گیا جہاں سامنے آپ کی پیدائش کا کمرہ تھا۔یہ کنواں الدار میں 1895ء میں کھودا گیا۔

سرائے طاہر: یہ بہت وسیع رقبہ پر ایک قلعہ نما عمارت ہے۔جس میں کم از کم 5000 مہمانوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہے۔یہ عمارت امریکہ کے ایک احمدی دوست مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمان صاحب نے صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید کابل اور دیگر شہداء کی یاد میں تعمیر کروائی تھی۔ڈاکٹر صاحب نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بڑے داماد ہیں۔

خدمت خلق کا شعبہ: کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کے لئے شعبہ خدمت خلق کا دفتر قائم تھا۔جو بیت مبارک کے گیٹ

کے ساتھ باہر سڑک پر واقع تھا جہاں متعدد مہمانوں کی راہنمائی اور خدمت کے لئے چوبیس گھنٹے خدام موجود ہوتے تھے۔

صفائی: حاضرین کی کثیر تعداد کے باوجود جلسہ کے دوران شہر میں عمومی طور پر اور جلسہ گاہوں کے اندر اور باہر خصوصی طور پر صفائی کا مثالی انتظام تھا۔اس کے علاوہ کسی بھی شرپسندانہ کارروائی سے بچنے کے لئے تمام علاقہ میں بھارتی حکومت اور جماعت کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔

جلسہ گاہ: احمدیہ گراؤنڈ میں تیار کردہ جلسہ گاہوں کو خوبصورت سٹیج اور مختلف زبانوں میں لکھے ہوئے بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔جس پر استقبالیہ اور دعائیہ کلمات درج تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی تمام تقاریر بہت ہی پر اثر اور ایمان افروز تھیں اور جب ہم سب کی جان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں سکرین پر جلوہ افروز ہوئے تو خوشی سے آنسو نکل آئے اور اس وقت لگ رہا تھا کہ ہم سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں جو اپنے روحانی باپ کی اطاعت میں جمع ہو کر ہر طرح کی نفسا نفسی سے بیزار ہو کر محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور اپنے ایمان کو گرمانے چلے آئے ہیں۔

جلسہ کی کارروائی کا معراج جلسہ کا آخری سیشن تھا۔جس میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی سے ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے روح پرور خطاب فرمایا اور یہ جلسہ صرف قادیان اور لندن میں نہیں ہو رہا تھا بلکہ اختتامی سیشن میں کل عالم کے احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ اس میں شامل تھے۔

جلسہ سالانہ قادیان کی جلی حروف میں خبریں اکثر اخبارات میں چھپیں لیکن **"ہندسماچار جالندھر"** نے اپنے 27/دسمبر 2013ء کے شمارے میں جلسہ سالانہ قادیان کو نمایاں سرخیوں سے جگہ دی۔جس میں صاحبزادہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کے 10 سالہ قیادت کے بابرکت دور خلافت و جلسہ سالانہ قادیان سپلیمنٹ شامل تھا۔

خلافت کے بغیر امت نہ متحد ہو سکتی ہے اور نہ ترقی کر سکتی ہے۔احمدیت ایک الٰہی تحریک۔ہمارا خلافت پر ایمان ہے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی شرائط بیعت جلسہ کی سرخیاں شامل تھی۔گو ہمارا ویزہ 30 دن کا تھا مگر چونکہ ہم قادیان کے علاوہ کہیں اور نہیں جا سکتے تھے۔اس لئے 2/جنوری 2014ء قادیان سے واپسی کا دن تھا۔دل اداس تھا مگر ہم حسب پروگرام بڑے بوجھل دل کے ساتھ ساڑھے سات بجے صبح وہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے بارڈر پر پہنچ گئے اور پھر وہاں سے ضروری کارروائی کے بعد 12:30 بجے واہگہ بارڈر پر۔وہاں سے حسب سابق جماعت احمدیہ لاہور نے دوپہر کے کھانے پر خوش آمدید کہا اور بڑی تواضع کے بعد سب کو اپنے اپنے گھروں کو روانہ کیا۔الحمدللہ ایک بابرکت یادگار سفر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خوشا نصیب کہ تم قادیان میں رہتے ہو
دیارِ مہدی آخر زمان میں رہتے ہو

مجلس شوریٰ انصاراللہ پاکستان 2014ء

رپورٹ: مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب۔ قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان کی سالانہ مجلس شوریٰ 30,29/نومبر 2014ء بروز ہفتہ، اتوار ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کی پاکستان بھر سے آمد کا سلسلہ 28/نومبر کو ہی شروع ہو گیا تھا اور 29/نومبر کو بھی دن بھر جاری رہا۔ ممبران کی رہائش کا انتظام سرائے ناصر، دارالضیافت، سرائے مسرور میں کیا گیا تھا۔ طعام گاہ انصاراللہ پاکستان کے لان میں جبکہ نمازوں کا انتظام ایوان محمود کے مغربی لان میں کیا گیا تھا۔

مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 29/نومبر 2014ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب وعشاء 6 بجے شام ایوان محمود میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و عہد کے بعد محترم صدر مجلس نے ممبران شوریٰ سے افتتاحی خطاب میں شوریٰ کی روایات اور آداب بیان کر کے انہیں ملحوظ رکھنے کی تلقین کی نیز ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ کے حوالہ سے مالی قربانی کی تحریک کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام بابت احتیاط دعا، ذاتی نمونہ، حسن خلق او رنرمی پہنچایا۔ نیز تقویٰ شعاری اور رائے میں خلوص نیت کی طرف توجہ دلائی۔ امسال شوریٰ میں چار تجاویز تھیں۔

1۔ تجویز بابت قیادت تربیت۔ از مجلس انصاراللہ نظامت ضلع کراچی: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 17/اکتوبر 2014ء میں فرمایا کہ شرائط بیعت کا خلاصہ یہ ہے کہ میں ''دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا''۔ آجکل کے مادی دور میں دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وقت کی قربانی کی عادت میں نسبتاً کمی محسوس کی جارہی ہے، لہذا تجویز ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد بیعت کی روشنی میں وقت کی قربانی کے جذبہ کو اجاگر کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

2۔ تجویز بابت قیادت عمومی ۔ از مجلس انصاراللہ نظامت علاقہ بہاولپور: دستور اساسی کے قاعدہ نمبر 17 میں عہدیداران انصاراللہ علاقہ، ضلع اور قاعدہ نمبر 19 میں حلقہ کے بارے میں موجود اصطلاحات سے بسا اوقات ابہام یا اشتباہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ علاقہ / ضلع کے سربراہ شعبہ کے لئے نائب ناظم علاقہ / ضلع اور حلقہ کے سربراہ شعبہ کے لئے نائب زعیم کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں پھر آگے ان شعبہ جات کے نائبین کے لئے نائب، نائب ناظم / نائب، نائب زعیم کے الفاظ سے تکرار کی الجھن پیدا ہوتی ہے اس لئے سہولت کی خاطر دستور اساسی میں ان عہدیداران کے حوالے سے علاقہ/ضلع میں بھی بڑی مجالس کے زعیم اعلیٰ کی اصطلاح کی طرح ناظم علاقہ / ضلع کی بجائے ناظم اعلیٰ علاقہ / ضلع کے الفاظ اختیار کرنے کی تجویز ہے۔ اندریں صورت قاعدہ نمبر 17 میں ترمیم کے بعد دیگر ممبران عاملہ ناظم کہلائیں گے۔ اس ترمیم کے بعد قاعدہ نمبر

17 کے الفاظ حسبِ ذیل ہوں گے۔

قاعدہ نمبر 17۔علاقہ / ضلع: مجلس عاملہ علاقہ / ضلع مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل ہوگی۔

(۱) ناظم اعلیٰ (۲) نائب ناظم اعلیٰ (۳) نائب ناظم اعلیٰ صفِ دوم (۴) ناظم عمومی (۵) ناظم تعلیم (۶) ناظم تربیت (۷) ناظم تربیت نومبائعین (۸) ناظم ایثار (۹) ناظم اصلاح وارشاد (۱۰) ناظم ذہانت وصحت جسمانی (۱۱) ناظم مال (۱۲) ناظم وقفِ جدید (۱۳) ناظم تحریکِ جدید (۱۴) ناظم تجنید (۱۵) ناظم اشاعت (۱۶) ناظم تعلیم القرآن (۱۷) آڈیٹر

اسی طرح قاعدہ نمبر 19 میں ترمیم کی صورت میں زعیم حلقہ کے بعد نائب زعیم حلقہ اور نائب زعیم حلقہ صفِ دوم کے علاوہ تمام عہدیداران کو منتظم حلقہ لکھا جائے گا۔اس تبدیلی کے بعد قاعدہ نمبر 19 کے الفاظ حسبِ ذیل ہوں گے۔

قاعدہ نمبر 19: حلقہ: مجلس عاملہ حلقہ مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل ہوگی۔

(۱) زعیم (۲) نائب زعیم (۳) نائب زعیم صفِ دوم (۴) منتظم عمومی حلقہ (۵) منتظم تعلیم حلقہ (۶) منتظم تربیت حلقہ (۷) منتظم تربیت نومبائعین حلقہ (۸) منتظم ایثار حلقہ (۹) منتظم اصلاح وارشاد حلقہ (۱۰) منتظم ذہانت وصحت جسمانی حلقہ (۱۱) منتظم مال حلقہ (۱۲) منتظم وقفِ جدید حلقہ (۱۳) منتظم تحریکِ جدید حلقہ (۱۴) منتظم تجنید حلقہ (۱۵) منتظم اشاعت حلقہ (۱۶) منتظم تعلیم القرآن حلقہ

3۔تجویز بابت قیادت مال ۔از مجلس انصاراللہ نظامت علاقہ بہاولپور: ضلعی اور علاقائی نظام موجودہ حالات میں پہلے سے کہیں زیادہ فعال کردار ادا کر رہا ہے۔اس سلسلہ میں ناظمین اضلاع وعلاقہ کو اپنے مفوضہ امور کی نگرانی اور مرکزی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اخراجات کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً اخراجات سفر دورہ جات، ڈاک فون فیکس فوٹو کاپی وغیرہ۔ علاوہ ازیں ہنگامی طور پر بھی بعض اخراجات ہو جاتے ہیں۔علاقائی اور ضلعی نظام کی فعالیت کو بہتر بنانے کے لئے بجٹ شعبہ مال میں موجودہ حصہ مرکز وحصہ مقامی مجلس اور گرانٹ علاقہ وضلع پر نظر ثانی کر کے علاقہ وضلع کا حصہ حسب حالات بڑھانے کی ضرورت ہے۔

4۔تجویز از قیادت مال، بجٹ آمد وخرچ مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء:

پہلے روز اجلاس میں تجاویز پیش ہونے پر مکرم عظمت شہزاد صاحب ناظم علاقہ فیصل آباد نے صدر مجلس کی معاونت کی۔

اجلاسات سب کمیٹیز: دونوں سب کمیٹیز کے اجلاس رات 8:30 بجے ہوئے۔پہلی سب کمیٹی برائے تجویز نمبر 1 بابت قیادت تربیت اور تجویز نمبر 2 قیادت عمومی کا اجلاس سرائے ناصر نمبر 1 میں زیر صدارت مکرم منیر مسعود صاحب ناظم ضلع لاہور منعقد ہوا۔تمام ممبران شامل تھے۔اس کمیٹی کے دو سیکرٹریان خاکسار خواجہ مظفر احمد اور ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب تھے۔دوسری سب کمیٹی برائے تجویز 2 اور 3 بابت قیادت مال کا اجلاس سرائے ناصر نمبر 2 میں زیر صدارت چوہدری منیر احمد صاحب ناظم ضلع

کراچی منعقد ہوا۔تمام ممبران شامل تھے۔اس کمیٹی کے سیکرٹری مکرم سید ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب تھے۔

شوریٰ کا دوسرا روز

مجلس شوریٰ کے دوسرے دن کی کارروائی 8 بجے ایوان محمود میں محترم صدر مجلس انصاراللہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا۔دعا کے بعد خاکسار خواجہ مظفر احمد قائد عمومی نے اضلاع کی طرف سے موصولہ تجاویز (رد شدہ) پیش کیں جن کی مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان نے سفارش نہیں کی تھی۔بعد ازاں گزشتہ سال 2013ء کے فیصلہ جات شوریٰ کی رپورٹس بابت تجویز نمبر 1 مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن، مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم مظفر درانی صاحب معاون صدر نے شعبہ تعلیم کی پیش کیں۔

اس کے بعد امسال کی تجویز کے حوالے سے سب کمیٹی نمبر 1 تجاویز بابت قیادت تربیت و عمومی کی رپورٹ صدر کمیٹی مکرم منیر مسعود صاحب ناظم ضلع لاہور نے پیش کی۔اس کارروائی کے دوران مکرم عبدالحمید گوندل صاحب ناظم علاقہ گوجرانوالہ نے صدر مجلس کی معاونت کی۔رپورٹ کمیٹی کے بعد دس ممبران شوریٰ نے کمیٹی کی سفارشات کے بارہ میں اپنی آراء اور خیالات کا اظہار کیا اور پھر مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی نمبر 1 کی سفارشات بابت تجویز نمبر 1 (قیادت تربیت) منظور کئے جانے کی سفارش کی۔نیز سب کمیٹی نمبر 1 کی سفارشات بابت تجویز نمبر 2 (قیادت عمومی) مجلس شوریٰ کی بھاری اکثریت (ماسوائے چار حق اختلاف محفوظ کرنے والے انصار) نے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی نمبر 2 تجویز بابت قیادت مال: کی رپورٹ صدر کمیٹی مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم ضلع کراچی نے پیش کی۔اس تجویز کی رپورٹ اور آراء کے دوران محترم صدر مجلس نے مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم علاقہ لاہور کو اپنی معاونت کے لئے بلایا۔چائے کے وقفہ کے بعد تجویز نمبر 2 اور 3 بابت قیادت مال پر 14 نمائندگان شوریٰ نے اپنی اپنی آراء پیش کیں اور پھر اسے بالاتفاق منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

بعد ازاں تلقین عمل کا پروگرام ہوا۔جس میں قائدین شعبہ عمومی، اشاعت، اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن، تعلیم، تربیت اور ایثار نے اپنے اپنے شعبہ جات کے بارہ میں مختصر ہدایات دیں اور قائدین نے ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصاراللہ 2015ء کے حوالے سے حضور انور کی طرف سے منظور شدہ سکیم کے اہم پہلو ممبران شوریٰ کے سامنے پیش کئے۔بعد ازاں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے عہدیداران کو حضور انور کے پیغامات کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنے خصوصاً مجلس انصاراللہ کے ڈائمنڈ جوبلی سال 2015ء کا آغاز دعاؤں سے کرنے نوافل، نفلی روزہ اور روزمرہ دعاؤں کے ورد اور عبادات اور قربانیوں کو کمال تک پہنچانے اور اپنی کاوشوں کو سجا کر پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب شوریٰ برطانیہ میں عہدیداران کو عبادات، نماز اور دعاؤں کی نصیحت کے بارہ میں ارشاد پڑھ کر سنایا اور دعاؤں پر

اختتام کیا۔صدر مجلس نے خطاب کے اختتام پر دعا کروائی اور حسب پروگرام ناظمین علاقہ،اضلاع اور زعمائے اعلیٰ انصاراللہ کے محترم صدر مجلس کے ساتھ علیحدہ علیحدہ گروپ فوٹو ز ہوئے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد نمائندگان شوریٰ کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔مجلس شوریٰ 2014ء میں 385 ممبران نے شمولیت فرمائی۔محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے ازراہ شفقت شوریٰ کے دوسرے روز چائے کے وقفہ پر تشریف لاکر نمائندگان شوریٰ سے ملاقات کرکے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مجلس شوریٰ انصاراللہ کا 2 روزہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین وقت پر شروع ہوکر بروقت نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا اور نمائندگان نیا عزم و حوصلہ اور ولولہ لے کر اپنے اپنے مقامات کی طرف واپس ہوئے۔انتظامیہ شوریٰ مجلس انصاراللہ نے مقدور بھر حفاظتی اقدامات اور مہمانوں کی ضروریات،آرام وغیرہ کا خاص خیال رکھا۔اللہ تعالیٰ ان خدمت کرنے والے منتظمین،نائبین اور معاونین کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔آمین۔

●●●●

بقیہ سفارشات صفحہ 30 پر

اس ارشاد پر عمل کروانے کے لئے تمام عہدیدار اپنے شعبہ کے کاموں کی ایک تفصیلی فہرست مرکزی ہدایت کے مطابق تیار کر کے انصار کے سامنے رکھیں اور معین کام موزوں افراد کے سپرد کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ انصار کو تنظیمی کاموں میں شامل کر کے عملاً دین کی خاطر وقت کی قربانی کرنے والا بنایا جا سکے۔

3-انصار کو خطبات امام سے وابستہ کیا جائے۔بیت الذکر میں کم آنے والوں اور عام تنظیمی پروگراموں میں بالعموم شمولیت نہ کرنے والے انصار کے لئے حسب حالات علیحدہ پروگرام منعقد کر کے ان میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔نیز ایسے انصار سے جلد اور بار بار رابطوں کا پروگرام بنایا جائے۔اور انہیں صحبت صالحین کے مواقع بھی مہیا کئے جائیں۔

4-عہدیداران کے ریفریشر کورسز سال میں کم ازکم دو مرتبہ کروائے جائیں مناسب ہوگا کہ ہر شعبہ کے عہدیداران کا علیحدہ ریفریشر کورس بھی ضلع یا علاقہ کی سطح پر منعقد کیا جائے۔

5-عہدیداران کی میٹنگز میں تمام اراکین کی مکمل حاضری کی بھرپور کوشش کی جائے اور بلا وجہ اور پیشگی اطلاع کے بغیر غیر حاضر اراکین کے ساتھ خاص الگ میٹنگ رکھی جائے۔

6-ایسی ہر میٹنگ کا ایجنڈا پیشگی معین ہو اور کارروائی اجلاس کا ریکارڈ رکھا جائے۔نیز مناسب دورانیہ کے ایسے تمام پروگرام بروقت منعقد کرنے کی کوشش کی جائے۔

7-ہر عہدیدار اپنی معاونت کے لئے سلطان نصیر کے طور پر کم ازکم دو انصار ہر سال تیار کرے۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کی توقعات کے مطابق آئندہ ڈائمنڈ جوبلی سال 2015ء میں ہمیں بھرپور کوشش کرتے ہوئے ان سفارشات پر عمل درآمد کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

تجویز شوریٰ 2014ء بابت تربیت و سفارشات

قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

سال 2014ء کی شوریٰ کے لئے موصولہ تجویز بابت تربیت پر شوریٰ میں پیش کردہ سفارشات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:

ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

تجویز اور منظور شدہ سفارشات حسب ذیل ہیں۔

تجویز

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 17/اکتوبر 2014ء میں فرمایا کہ شرائط بیعت کا خلاصہ یہ ہے کہ میں" **دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا**" آج کل کے مادی دور میں دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وقت کی قربانی کی عادت میں نسبتاً کمی محسوس کی جارہی ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد بیعت کی روشنی میں وقت کی قربانی کے جذبہ کو اجاگر کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

سفارشات (جو حضور انور ایدہ اللہ کی توثیق کے بعد فیصلہ جات میں بدل گئے)

1۔ انصار میں وقت کی قربانی کی اہمیت اور اسکی روح کو اجاگر کرنے کے لئے مضامین، فولڈرز اور اقتباسات اور ایمان افروز واقعات وغیرہ کی بکثرت اشاعت کی جائے اور انہیں ہر ناصر تک پہنچایا جائے۔ نیز میٹنگز اور اجلاسات وغیرہ میں بھی بار بار اسے بیان کیا جائے۔

2۔ حضرت مصلح موعود نے قیام انصاراللہ کے وقت اس ضروری امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہر ناصر روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کرے اور جو شخص جس کام کے لئے موزوں ہو اس کے لئے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے۔ یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے اور ضرورت پر اس سے بھی زیادہ وقت لیا جا سکتا ہے یا یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ کسی سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینے میں دو چار دن لے لئے جائیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جولائی 1940ء)

(باقی صفحہ نمبر 29 پر دیکھیں)

ایک لائق کارکن کی صفات

مکرم محی الدین عباسی صاحب ۔لندن

جب تک کسی شخص میں یہ تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے ۔ 1۔دیانت 2۔محنت اور 3۔علم اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اسے لگایا جائے اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا تو وہ اپنے کام کو کس طرح پورا کر سکے گا۔اگر علم بھی رکھتا ہے،محنت بھی کرتا ہے، دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم اور ہنر بھی رکھتا ہے اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔غرض کارکن میں ہر تین صفات کا ہونا ضروری ہے۔ (ذکر حبیب از مفتی محمد صادق صفحہ 208)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 216-215)

علاوہ ازیں خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔چاہئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اے دوستو!میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں،نبوت ایک بیج ہوتی ہے جسکے بعد خلافت اسکی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔تم خلافت کے حصہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اسکی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے'' (الفضل 20 مئی 1959ء)

اس خلافت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عہدیداران، کارکنان کو چاہئے وہ اپنے اندر انسانی خدمت کا جذبہ پیدا کریں اور اپنے حسن کردار اور گفتار اور عمل سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائیں ۔حسد، دشمنی،بغض اور عناد سے پرہیز کریں چونکہ یہ ایک دیمک ہے جس طرح دیمک لکڑی کو کھا جاتی ہے اسی طرح یہ باتیں انسان کو باعمل انسان نہیں بننے دیتی اور گھن کی طرح انسان کو بھی چاٹ جاتی ہے جس سے ان کے کام کرنے کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں جو آپ نے عہدیداران اور نمائندگان مجلس شوریٰ کو خاص توجہ دلاتے ہوئے کہے۔خطاب بر موقع مجلس شوریٰ انگلستان 2013ء۔ (1) آپ فرماتے ہیں:

''وہ تمام عہدیداران جن کے نام الیکشن میں پیش کئے گئے ہیں یا جن کی منظوری میری طرف سے آئے ان کو اس بات کا

خاص خیال رکھنا ہوگا کہ وہ اپنے ماتحت عہدیداران اور دیگر ممبران جماعت سے محبت، شفقت، لحاظ اور احترام سے پیش آئیں۔ ایک موقع پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی آپ کے پاس کسی کام کی غرض سے آئے تو آپ اس کو عزت دیں، عزت سے بٹھائیں، اس کی پریشانی کا صحیح رنگ میں بغور جائزہ لیکر دور کریں اور اس کی تسلی کرائیں، اپنے کردار اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ سے سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے اپنی خاص رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے تیرے دل میں تمام مخلوق کے لئے نرمی اور شفقت کا خاصہ رکھ دیا ہے یقیناً اگر آپؐ کا دل سخت گیر ہوتا تو لوگ اس طرح آپؐ کے اردگرد محبت اور عقیدت کیساتھ ہرگز جمع نہ ہوتے ان آیات میں یہ بھی فرماتا ہے آپؐ کے متبعین غلطیاں بھی کریں گے اور آپؐ کے پاس معافی کے خواستگار ہوتے ہوئے بھی آئیں گے۔ ایسی صورت میں انہیں معاف کر دینا چاہئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر 2013ء)

(2) عہدیداران کیلئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں ہوتے بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آکر پہلے سے بڑھ کر افراد جماعت کی خدمت کرنی ہے اور ان سے ہمدردی کرنی ہے۔ اور ان کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لیکر چلنا ہے تا کہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے۔ ہر جماعتی کارکن میں پیدا ہونا چاہئے۔ جب عہدیداران کے اپنے نمونے قائم ہونگے تو پھر ہی عہدیدار بھی اپنی خدمات کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ یکم جون 2012ء خطبات مسرور جلد دہم، صفحہ 344)

(3) ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عہدیدار اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے۔ اگر ہر عہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے کہ نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کر خدمت دین ایک فضل الٰہی ہے میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائے تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 50-51)

آپ مزید فرماتے ہیں:

ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہء وقت کی طرف سے نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے اور ان عہدیداران میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہئے جن سے لوگ محبت کرتے ہوں۔ (الفضل انٹرنیشنل 15 جولائی 2005ء)

خدا تعالیٰ ایک بیش بہا خزانہ ہے جو دنیا کی دولتوں سے انسان کو بے نیاز کر دیتا ہے خدا کرے ہم اپنی زندگیوں میں اپنے اس خدمت دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے خدا کو پالیں اور اس دنیا سے نفس مطمئنہ لیکر دوسری دنیا میں داخل ہوں۔ آمین۔

تاریخ جماعت احمدیہ لالیاں

اور والد محترم کی ایمان افروز یادیں

مکرم ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب

خاکسار کے والد محترم میاں نور زمان صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے تقریباً 109 برس عمر پائی۔ محترم والد صاحب نے نہایت اعلیٰ اور کامیاب زندگی گزاری۔ احمدیت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ دینی علم میں اعلیٰ درجے کا عبور حاصل تھا۔ خلافت سے والہانہ وابستگی تھی۔ حضرت مصلح موعود سے ذاتی تعلق تھا۔ جب بھی موقع ملتا دعوت الی اللہ کا فریضہ احسن انداز میں ادا کرتے۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب مدلل انداز میں دیتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو تھے۔ لمبے عرصہ تک امام الصلوٰۃ رہے اور درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔

لالیاں میں احمدیت

لالیاں میں احمدیت کا بابرکت نفوذ اکتوبر 1892ء میں ہوا یعنی پہلی بیعت اسی سال کی ہے۔ اس کے بعد جو لوگ یہاں سے پیدل سفر کر کے قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اس وفد میں تین احباب شامل تھے۔ یہ واقعہ تقریباً 95-1894ء کا ہے۔ اس وفد میں خاکسار کے دادا حضرت میاں محمد یار صاحب، حضرت شیخ امیر دین صاحب اور حضرت میاں صاحب دین صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ جو بیعتیں ہوئیں وہ ان کے ذریعہ ہوئیں تھیں۔

خاکسار کے والد صاحب مرحوم کی پیدائش 1901ء کی تھی۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے موقع پر 1908ء میں لالیاں میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ جس میں وہ شامل ہوئے اور یوں وہ اپنی پیدائش کا تعین کرتے تھے کہ اس وقت ان کی عمر تقریباً سات سال تھی۔ والد صاحب کی کئی یادیں اور ایمان افروز واقعات جو وہ بیان کرتے تھے ہمارے دلوں میں محفوظ ہیں۔

مخالفت

آپ بیان کرتے تھے کہ قبولیت احمدیت کے بعد لالیاں میں مخالفت کا بازار گرم ہو گیا۔ احمدیوں کو طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کیا جا رہا تھا۔ 34-1933ء میں جب احراریوں نے زور پکڑا تو لالیاں میں احمدیوں کے ساتھ بائیکاٹ ہو گیا۔ یہاں تک کہ پانی تک بند کر دیا گیا۔ اس زمانہ میں شہر کے کنویں ہوتے تھے جہاں سے لوگ پانی لاتے تھے۔ احمدی احباب جب پانی بھرنے جاتے تو پانی والے برتن (جو مٹی کے ہوتے تھے) توڑ دیئے جاتے۔ ان سخت مشکل حالات میں ایک غیر از جماعت شخص صالح محمد مخدوم صاحب ایک ملکا سر کودھا سے لے آیا اور رات کے اندھیرے میں احمدیوں کے حوالے کر

گئے اور کہارا توں رات ہی نصب کر دیں تا کہ مخالفین کو علم نہ ہو سکے لہٰذا رات کو ہی نلکا ایک کھلی جگہ پر لگا دیا گیا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اب لالیاں کی بیت الذکر تعمیر ہو چکی ہے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جب لوگ یہاں سے گزرے تو حضرت شیخ امیر الدین صاحب نے بلند آواز میں اعلان کیا کہ لوگو! یہ مسیح مہدی کا چشمہ ہے جس نے پانی بھرنا ہے بھر لے۔

ایک اور اہم واقعہ بیان کرتے تھے کہ جب ہمارے والد صاحب اور دیگر احباب قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے وطن لالیاں پہنچے تو کچھ عرصے کیلئے مولوی حضرات نے تکفیر کا بازار گرم کر دیا۔ احمدیت میں شمولیت سے پہلے جس بیت الذکر میں نمازیں ادا کی جاتی تھیں وہ بھی دراصل ہمارے بزرگوں نے ہی تعمیر کروائی تھی۔ احمدیت میں شمولیت کے بعد ہم لوگ اسی میں کچھ عرصہ تک نمازیں پڑھتے رہے لیکن تکفیر کے فتووں کے بعد ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ واقعہ یوں بیان کرتے تھے کہ ایک دن نماز مغرب کیلئے ہم لوگ بیت الذکر گئے تو وہاں موجود لوگوں نے میاں محمد یار صاحب کو دھکے دے کر وہاں سے نکال دیا۔ آپ اس کے دروازے میں کھڑے روتے رہے اور کہا اے میری بیت! آج مجھے ان لوگوں نے نکال دیا ہے آج میرا آخری سلام، آخری سلام، آخری سلام۔ اس کے بعد نئی احمدیہ بیت الذکر تعمیر کروائی۔

انہی ایام کا ایک اور واقعہ بیان کرتے تھے کہ چونکہ مخالفت زوروں پر تھی احمدیوں کو ستایا جا رہا تھا لالیاں کے مولوی صاحبان ایک پیر صاحب جن کا نام احمد شاہ صاحب تھا کو لالیاں میں لے آئے تا کہ احمدیوں پر دباؤ ڈلوایا جائے اور ان کو احمدیت ترک کرنے پر مجبور کیا جائے لہٰذا ایک کھلی جگہ جو شیخ امیر الدین صاحب کی تھی ایک بہت بڑا مجمع کیا گیا جہاں پر احمدیوں کو بھی دعوت دی گئی کہ وہ آئیں کیونکہ پیر صاحب ان کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت شیخ امیر الدین صاحب، حضرت میاں محمد یار صاحب اور دیگر احمدی اس مجمع میں آ گئے۔ تب پیر صاحب نے کھڑے ہو کر احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ وعظ کیا اور دوران وعظ اعلان کیا کہ اے مرزائیو (احمدیو!) اگر خدا تعالیٰ قیامت کے دن مرزا قادیانی (حضرت مسیح موعودؑ) کو نہ ماننے کی وجہ سے پکڑے گا تو میں چھڑا لوں گا یہ الفاظ پیر صاحب کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ شیخ امیر الدین صاحب کھڑے ہو گئے اور یوں جواب دیا کہ پیر صاحب آنحضورﷺ نے تو اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ فاطمہ آپ نبی کی بیٹی ضرور ہیں لیکن قیامت کے دن نیک اعمال ہی کام آئیں گے۔ پیر صاحب آپ کس باغ کی مولی ہیں کہ آپ قیامت کے دن مجھے خدا تعالیٰ سے چھڑوا لیں گے۔ پیر صاحب لاجواب ہو گئے اور یوں یہ دباؤ بھی ختم ہو گیا اور مخالفت کا طوفان ٹل گیا۔

خلافت سے محبت

تقسیم ہند سے پہلے آپ اکثر جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرتے تھے۔ آپ کو خلافت سے ایک والہانہ عشق تھا۔ قیام قادیان کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی انہیں شرف ملاقات سے نوازتے تھے۔ حضور کے روح پرور خطابات نہایت دلجمعی سے ہمہ تن گوش ہو کر سنتے کہ ایک ایک فقرہ ذہن نشین ہو جاتا تھا۔ جلسہ میں شرکت کے بعد جب لالیاں پہنچتے تو جماعت کے احباب کے سامنے حضور کے خطابات اور ملاقات کے تذکرے فرماتے۔ بیان کرتے تھے کہ جب حضور خطاب فرماتے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان سے نور برس رہا ہو۔ 1933-1934ء کو جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا جب

احرار نے مخالفت کا شور برپا کر رکھا تھا۔ 1934ء کے جلسہ سالانہ میں حضور کے خطابات کا تذکرہ اکثر کرتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جماعت کے مرکز کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ منظور کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہمراہ (ربوہ) کی بنیاد رکھنے کیلئے جو قافلہ یہاں پہنچا اس کے استقبال کے لئے لالیاں کے وفد میں آپ شریک تھے۔ اس موقع پر حضور سے ملاقات کا شرف پایا اور دعا میں بھی شریک ہوئے۔ خیمہ جات نصب کرنے میں ہر طرح سے معاونت اور خدمت کا موقع نصیب ہوا۔ محترم والد صاحب ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرماتے تھے۔ یہ واقعہ 1952-1953ء کا ہے جب احرار اور ان کے ہم نواؤں نے جماعت کے خلاف ملک میں ہنگامے اور فسادات کا طوفان کھڑا کیا ہوا تھا۔ واقعہ یوں ہے کہ لالیاں میں انہی ایام کے دوران ختم نبوت کا جلسہ منعقد ہو گیا۔ جس میں سید عطاءاللہ شاہ بخاری صاحب بھی شریک ہوئے تھے۔ جلسہ کی تقاریر اور کارروائی جب تقریباً اختتام کو پہنچی تو بخاری صاحب نے احمدیوں کو پیغام بھجوایا کہ وہ ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ یہ پیغام ملنے پر تین احمدی محترم میاں سلطان احمد صاحب مرحوم، محترم شیخ محمد یار صاحب مرحوم اور خاکسار کے والد ان سے ملنے کیلئے پہنچ گئے۔ تمام مولوی صاحبان اور بخاری صاحب سٹیج پر بیٹھے تھے۔ بخاری صاحب نے کھڑے ہو کر احمدی احباب سے مصافحہ کیا اور مکرم میاں سلطان احمد صاحب کو گلے لگایا اور کہا کہ میاں صاحب میں نے آپ کو گلے تو لگایا ہے لیکن میرے سینے کو ٹھنڈک نہیں پڑی۔ بڑے متکبرانہ انداز میں بخاری صاحب نے (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کے متعلق کہا کہ محمود تو چھپ گیا ہے اسے کہو کہ باہر نکلے اور میرے ساتھ ٹرین میں سفر کر کے دیکھے کہ پھول کس پر نچھاور کیے جاتے ہیں اور پتھر کس کو پڑتے ہیں۔ میاں سلطان احمد صاحب نے عرض کیا بخاری صاحب! دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ ان الفاظ پر بخاری صاحب کے ساتھی بہت برہم ہوئے اور نوبت فساد تک پہنچ گئی۔ تب بخاری صاحب نے سب کو منع کیا اور احمدی وفد سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مناظرہ کریں۔ احمدیوں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اسی دوران بخاری صاحب نے ایک مولوی صاحب جو لالیاں کے مقامی تھے (مولوی نذر محمد) کو مقرر کیا کہ آپ مناظرہ کی شرائط اور وقت کا تعین کریں گے۔ جلسہ چونکہ ختم ہو چکا تھا تمام مولوی صاحبان وہاں سے چلے گئے تب مقررہ مولوی صاحب نے شرائط لکھی اور اپنی طرف سے بطور مناظر مولوی لعل حسین اختر صاحب کا نام تجویز کیا اور باقاعدہ دن، تاریخ اور جگہ کا تعین اور صدر مجلس مقرر کر دیا گیا۔ یہ احمدی احباب دوسرے روز ربوہ تشریف لے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی درخواست کی۔ حضور نے درخواست منظور فرمائی اور ملاقات کا شرف بخشا تب لالیاں کے وفد نے واقعہ بیان کرنے کے بعد مرکز سے مناظر بھیجنے کی درخواست کی تو حضور نے مناظر بھجوانے سے منع فرما دیا۔ لیکن احمدی احباب کو گفتگو کرنے سے منع نہیں فرمایا۔

خدائی نشان

اب یہ امتحان کی گھڑی تھی ایک طرف خلیفہ وقت نے مناظر بھجوانے سے منع فرما دیا ہے اور دوسری طرف مخالفوں کی سخت تنقید اور مخالفت کا سامنا تھا۔ ابھی مناظرے کے انعقاد میں کچھ دن باقی تھے۔ والد محترم کہتے ہیں کہ (لالیاں کی جماعت

کے) تمام احمدی احباب نے باجماعت نماز تہجد پڑھنے کا اہتمام کیا اور یوں نوافل اور نمازوں میں خدا تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کرتے رہے کہ اے خدا! تو ہمیں اس آزمائش کی گھڑی میں کامیاب و کامران فرما اور دشمن کو ناکام و نامراد کر دے۔ خدا کی شان دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسے خلیفہ وقت کی بات پوری کی۔ مناظرے کا دن آ گیا چند احمدی احباب مقررہ جگہ پر عین وقت پر پہنچ گئے۔ مخالفوں کی طرف سے مناظر تھے اور دوسری طرف لعل حسین اختر تھے۔ صدر مجلس بھی پہنچ گئے (صدر مجلس مہر محمد یار لالی سفید پوش تھے) کافی لوگ مناظرہ سننے کیلئے جمع تھے۔ مناظرہ شروع ہونے سے قبل مولوی لعل حسین اختر صاحب نے اپنے ساتھی مولوی (نذر محمد صاحب) سے کہا کہ ذرا شرائط پڑھ کر سناؤ انہوں نے شرائط پڑھنا شروع کر دیں جب اس شرط کو پڑھنا شروع کیا کہ مناظر کو آدھا گھنٹہ دیا جائے گا تو مولوی لعل حسین بول پڑے کہ یہ کیا لکھ دیا آدھا گھنٹہ بھی کوئی وقت ہے اس اثنا میں اگر ہوا یا آندھی چل پڑے اور سائبان بھی اکھڑ جائے تو پھر اس آدھے گھنٹے میں بات کیسے مکمل ہو گی۔ کہنے لگے بڑا ہی افسوس ہے کم از کم ایک گھنٹہ وقت ہونا چاہئے تھا۔ اس کے بعد اگلی شرط مولوی صاحب نے پڑھی جو یوں تھی کہ گالی گلوچ کرنے والا شکست خوردہ تسلیم کیا جائے گا۔ اس شرط کے سنتے ہی مولوی لعل حسین اختر نے مولوی نذر محمد کو گالی دے کر کہا یہ کیا لکھ دیا ہے۔ میرے ہاتھ بھی باندھ دیئے اور زبان بھی باندھ دی ہے۔ اس پر مولوی نذر محمد جذبات میں آ گئے اور مناظر صاحب کو سخت گالیاں دینے لگے ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ تب صدر مجلس نے مولوی صاحبان کو خاموش کرواتے ہوئے مناظرہ منسوخ کر دیا اور غیر احمدی مناظر کو کہا کہ یہاں سے دفع ہو جاؤ اور آئندہ لالیاں میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرنا ورنہ مار مار کے بُرا حشر کر دیں گے۔ خبردار اگر آئندہ سے احمدیوں کے خلاف کوئی تقریر کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے امتحان میں کامیاب فرمایا مناظرہ بھی نہ ہوا اور خلیفہ وقت کا حکم بھی پورا ہوا۔

فسادات 1953ء

1953ء میں جب پاکستان میں جماعت کے خلاف فسادات زوروں پر تھے تو لالیاں میں بھی جماعت کے احباب کے خلاف بائیکاٹ اور فسادات کا سلسلہ جاری تھا ایک روز مخالفین نے پروگرام بنایا کہ آج جلوس نکالا جائے اور تمام احمدیوں کو قتل کر دیا جائے اس جلوس کی اطلاع احمدی احباب کو مل چکی تھی۔ اس روز تمام احمدی احباب اپنی بیت الذکر کے پاس اس انتظار میں جمع تھے کہ آج تو جانی قربانی کا وقت آن پہنچا ہے۔ جلوس نکالا گیا اور یہ جلوس ہماری بیت الذکر کی طرف رواں دواں تھا۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ ہم تمام احمدی احباب بڑے مطمئن تھے کہ خدا تعالیٰ دشمن کے حملہ کو ناکام کرے گا۔ اچانک جلوس کے شرکاء میں سے کسی نے بآواز بلند اعلان کیا کہ یہ جو قادیانی بڑے اطمینان سے کھڑے ہیں ان کے پیچھے مشین گنیں نصب ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ اچانک فائر کھول دیں۔ یہ اعلان سنتے ہی جلوس میں بھگدڑ مچ گئی اور لوگوں نے پیچھے کی طرف دوڑیں لگا دی اور اس طرح دشمن کا یہ حملہ بھی اللہ تعالیٰ نے ناکام بنا دیا۔

فسادات کے انہی ایام میں ایک دفعہ جلوس گزر رہا تھا کہ جلوس کے شرکاء میں سے کسی شخص نے پتھر مارنے شروع کر دیئے جہاں دوسرے تمام احمدی موجود تھے وہاں حضرت میاں محمد یار صاحب (رفیق حضرت مسیح موعودؑ) بھی تھے۔ گرمی کے

دن تھے ان کے بدن پر کوئی قمیض یا کپڑا نہیں تھا۔ایک پتھر زور سے میاں محمد یار صاحب کے بدن پر لگا پتھر اٹھایا اور چوما اور کہا اے پتھر! تو ۱۴۰۰ سال سے کہاں چھپا تھا کہ آج ایک غریب اور مسکین کو یہ شرف ملا ہے۔پتھر کپڑے میں باندھا اور فرمایا جب میں مر جاوں تو یہ پتھر میری قبر میں میرے ساتھ رکھ دینا۔

فسادات 1974ء

1974ء میں جماعت کے خلاف ہنگاموں اور فسادات کے دوران ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ تمام فرقوں کے لوگ جولالیاں میں رہتے تھے اکٹھے ہو کر ایک مولوی صاحب (نذر محمد خطیب جامع مسجد لالیاں) کی قیادت میں والد صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ آج ہم تمام مکاتب فکر کے لوگ اکٹھے ہیں اور آپ ہم سے جدا ہیں اچھا ہوگا اگر آپ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں اور احمدیت سے توبہ کرلیں ورنہ ہم آپ کے کارخانہ کو آگ لگا دیں گے۔والد صاحب نے کہا کہ مجھے کچھ وقت دیں تو میں دو رکعت نفل ادا کرلوں اور اس کے بعد آپ کو بتاوں گا۔والد صاحب نے نوافل میں رو رو کر دعائیں کی کہ اے خدا! مجھے اس ابتلاء میں کامیابی عطا فرما اور دشمن کو ناکام و نامراد کردے۔بیان کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے دورانِ نماز دل کو اطمینان بخشا۔میں نے اس وفد کے لیڈر کو بلایا اور کہا کہ اگر آپ کارخانے کو آگ لگانا چاہیں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں مگر میں احمدیت کو نہیں چھوڑوں گا۔البتہ میرا ایک مطالبہ ہے کہ میں اور آپ کے وفد کے لوگ جامع مسجد میں جائیں گے اور وہاں ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔اگر آپ تمام لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو میں بھی آپ کے ساتھ شامل ہو جاوں گا اس وفد کے لیڈر مولوی نذر محمد صاحب وہابی مسلک کے تھے اس کے علاوہ شیعہ اور سنی وغیرہ اس وفد میں شامل تھے۔یہ پیغام لے کر وہ آدمی وفد کے پاس گیا اور بتایا کہ میاں نورزماں کا یہ مطالبہ ہے جب ان لوگوں نے یہ مطالبہ سنا تو ایک ایک کر کے وہاں سے تتر بتر ہونا شروع ہو گئے اور یوں خدا کے فضل سے دشمن کا یہ حربہ بھی ناکام ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے دشمن کے شر سے آپ کو محفوظ رکھا۔ایک اہم واقعہ لالیاں کی تاریخ میں اس وقت پیش آیا جب 1974ء میں ہمارے خلاف بائیکاٹ اور فسادات کا بازار گرم تھا۔یہ واقعہ ۳۱ مئی اور یکم جون کی درمیانی شب ایک بجے پیش آیا۔بذریعہ پولیس ہمیں رات کو گھروں سے نکالا گیا۔ تمام مردوں اور مستورات اور بچگان کو ایک جگہ اکھٹا کیا گیا اور پولیس نے دباوڈالا کہ آج رات آپ کے قتل ہونے کا اندیشہ ہے۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی جان بچ جائے تو احمدیت کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جاو۔یہ انتہائی خوف کا عالم تھا۔ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہمارے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ہمارے افراد بچگان اور مستورات کو شہر کے بازاروں اور گلیوں میں سے گزرتے ہوئے تھانہ میں لے جایا گیا۔وہاں پر S.H.O نے ہماری لسٹیں بنانی شروع کیں۔ہر ایک سے تفصیل معلوم کر کے آپ کے کتنے افراد خانہ ہیں۔وغیرہ وغیرہ۔کیا کوئی مرد پیچھے تو نہیں رہ گیا۔تھانہ کے اندر کے صحن میں ہم فرش پر تمام رات بیٹھے رہے۔پولیس کے اہلکار ہمیں بار بار کہتے رہے کہ آج رات آپکو ختم کر دیا جائے گا۔خاکسار اور خاکسار کے والدین عزیز و اقارب اور باقی تمام افراد جماعت قطعاً پریشان نہیں ہوئے نہ ہی خوف کی حالت طاری ہوئی۔صبح تقریباً 3 بجے کے قریب تمام احمدی احباب کو ایک ٹرک میں بٹھایا گیا اور کہا گیا کہ جنگلات کے پاس آپکو قتل کر دیا جائے گا۔نہایت خوف کا عالم طاری کر دیا گیا لیکن ہمیں اس کی ذرہ بھر پرواہ نہ تھی۔آخر کار بذریعہ ٹرک ہمیں ربوہ پولیس چوکی کے

سامنے لایا گیا۔جہاں سے ہمیں دارالضیافت ربوہ کے گیٹ پر اتارا گیا۔ یہ اطلاع اُسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو پہنچائی گئی تو حضور نے ربوہ کے چند احباب کو دارالضیافت بھیجا تاکہ آنے والے لوگوں کی رہائش کا بندوبست کیا جاوے۔ لالیاں میں ہمارا بائیکاٹ تقریباً تین ماہ تک جاری رہا۔اس دوران کئی قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لالیاں کے مولوی صاحبان ہر رات بعد از نماز عشاء اعلان کرتے کہ جو شخص مرزائیوں کے ساتھ سلام لے گا یا اچھا برتاؤ کرے گا اس کا بھی بائیکاٹ کر دیا جائیگا۔احمدیوں کے گھروں پر مجلس عمل والوں نے پہرے بٹھا دیئے تھے تا کہ کوئی شخص رات کو اندھیرے میں بھی اِن کو خوراک وغیرہ نہ دے سکے۔

مباحثہ

ایک اور نہایت اہم واقعہ یہ گزرا کہ مورخہ 11 اپریل 1983ء بروز جمعۃ المبارک کو غیر از جماعت سے مباحثہ ہوا۔اس کا عنوان وفاتِ مسیح مقرر تھا۔جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم حافظ مظفر احمد صاحب اور محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب تھے جبکہ مخالفین کی طرف سے مولوی محمد اسحاق صاحب اور مولوی پروفیسر محمد یوسف صاحب اور حافظ ولی محمد صاحب مناظر تھے۔وفاتِ مسیح کے موضوع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مقرر کردہ صاحبان نے مخالفین کو قرآن کریم کی روشنی میں مدلّل اور مفصل دلائل دیئے۔غیر از جماعت مولوی طیش کھاتے رہے مگر ہمارے علماء قرآنی آیات اور احادیث رسولؐ سے دلائل دیتے رہے اور سارے مجمع نے تسلیم کیا کہ فتح جماعت احمدیہ کی ہوئی ہے۔اور غیر احمدیوں کے مناظر حافظ ولی محمد صاحب نے خود اعلان کیا کہ ہمیں شکست ہوئی ہے لیکن یہ شکست ہمارے مناظر کی وجہ سے ہوئی ہے۔کیونکہ وہ تو کہتا تھا کہ میں بڑا عالم فاضل ہوں وہ قادیانی احباب کو کوئی مدلّل جواب نہ دے سکا۔اسکے علاوہ جامع مسجد لالیاں میں بھی مولوی صاحب نے اس طرح اعلان کر کے شکست کو تسلیم کیا کہ وہابیوں کو چونکہ قرآن نہیں آتا تھا اس لئے قادیانیوں سے ہار گئے ہیں۔قادیانیوں کو ہم سے مناظرہ کرنا چاہئے تھا۔یوں اس مناظرہ میں جماعت احمدیہ کی فتح ہوئی۔

مضمون نگاروں سے ایک ضروری گزارش

انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ جو مضامین ماہنامہ انصاراللہ کے لئے بھجواتے ہیں وہ ایک تو تحقیقی ہوں اور دوسرے اپنے مضامین کو عنوان کی مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے ضرور مزین کیا کریں۔یہ وقت کی آواز ہے جس کا ذکر ضروری ہے۔اس کے لئے خطبات مسرور، سبیل الرشاد جلد چہارم از مجلس انصاراللہ پاکستان، مشعل راہ جلد پنجم از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہر چھ حصص اور الازھار لذوات الخمار جلد چہارم از لجنہ اماء اللہ پاکستان ہر دو حصص اور الفضل ربوہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔مضمون ماہنامہ انصاراللہ کے تین صفحات سے زائد نہ ہو۔مضمون اگر کمپوز ہو تو درج ذیل ایڈریس پر ای میل کر دیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد اشاعت quaid.ishaat@ansarullahpk.org ۔دفتر انصاراللہ ansarullahpakistan@gmail.com

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

استقبال والوداع!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنوری 2015ء سے ماہنامہ انصاراللہ کے مدیر کے لئے مکرم محمود احمد اشرف صاحب کی منظوری عطا فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نئے مدیر کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔آمین۔

مکرم مدیر صاحب 21 ستمبر 1962ء کو مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم (مربی سلسلہ ناظر امور عامہ و سیکرٹری حدیقۃ المبشرین) کے ہاں پیدا ہوئے۔1991ء میں جامعہ احمدیہ سے حاصل کر کے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور 20 سال تک جامعہ احمدیہ میں انگریزی کے استاد رہے اور 2013ء سے نائب وکیل التعلیم کے عہدہ پر فائز ہیں اور 2002ء سے قاضی سلسلہ کے فرائض بھی ادا کر رہے ہیں۔خدا کرے کہ ماہنامہ انصاراللہ آپ کے دورِ ادارت میں دن دونی رات چوگنی ترقی کرے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہے۔آمین

ادارہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب سابق مدیر حال اعزازی مدیر کا شکر گزار اور ان کے لئے دعا گو ہے جنہوں نے عرصہ تین سال تک نہایت محنت اور کامیابی کے ساتھ ماہنامہ کی ادارت کے فرائض انجام دیئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور پیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین۔فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

نئی مطبوعات

انصار بھائیوں کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہوگا کہ انصار کی اور ان کی نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قیادت اشاعت نے درج ذیل نئی کتب مہیا کی ہیں۔انصار بھائیوں سے خرید کر مطالعہ کرنے کی درخواست ہے۔

1۔سبیل الرشاد جلد سوم (مشتمل بر ارشادات و فرمودات بابت انصاراللہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) (قیمت **250** روپے)

2۔سبیل الرشاد جلد چہارم (مشتمل بر ارشادات و فرمودات بابت انصاراللہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس) (قیمت **200** روپے)

3۔آنحضرتؐ پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات (افاضات حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے سلسلہ) (قیمت **250** روپے)

4۔ناموس رسالتؐ پر حملوں کا دفاع (تاریخ احمدیت کے آئینہ میں) (قیمت **250** روپے)

5۔یادوں کے دریچے (حضرت مرزا مبارک احمد صاحب سابق صدر مجلس کی حضرت مصلح موعود کے بارہ میں یادیں) (قیمت **100** روپے)

(قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجالس انصاراللہ کی مساعی

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات و اجتماعات

3/اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام تربیتی سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے شرکت کی اور جلسہ سالانہ یوکے کے تأثرات اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ کل حاضری 128 رہی۔

25/اکتوبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام سیمینار نظام وصیت کا انعقاد ہوا۔ حاضری 23 رہی۔

2/نومبر نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ہانڈو گجر میں سالانہ تربیتی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مرکز سے Skyp کے ذریعہ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے خطاب کیا۔ حاضری 68 رہی۔

19/نومبر مجلس انصاراللہ لاڑکانہ شہر کی سہ ماہی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 22 رہی۔

19/نومبر نظامت انصاراللہ ضلع نواب شاہ کی سہ ماہی میٹنگ اور تقریب آمین میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔ حاضری بالترتیب 24 اور 132 رہی۔

20/نومبر نظامت علاقہ نواب شاہ کی سہ ماہی میٹنگ فتح پور سانگھڑ میں منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے شمولیت کی۔ حاضری 40 رہی۔

20/نومبر نظامت انصاراللہ ضلع سانگھڑ کا اجتماع فتح پور سانگھڑ میں منعقد ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے شرکت کی۔ حاضری 115 رہی۔

21/نومبر مجلس انصاراللہ پنجاب گورنمنٹ سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا، مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم علاقہ لاہور نے بطور مرکزی نمائندہ شمولیت کی۔ حاضری 48 رہی۔

21/نومبر نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کا سالانہ اجتماع بمقام نیوٹی منعقد کیا گیا۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تعلیم تربیت نومبائعین نے شمولیت کی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ افتتاحی تقریب میں تقریب تقسیم انعامات بھی منعقد ہوئی۔ حاضری 211 رہی۔

21/نومبر مجلس انصاراللہ نصرت آباد میں میرپور خاص کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری 171 رہی۔

21/نومبر مجلس انصاراللہ 58 شمالی ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا مکرم مجید احمد قریشی صاحب ناظم علاقہ سرگودھا بطور نمائندہ مرکز شامل ہوئے۔ حاضری 70 رہی۔

21/نومبر مجلس نظامت انصاراللہ ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ نے

بطور نمائندہ مرکز شمولیت کی۔حاضری 41 رہی۔

21/نومبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کا سالانہ تربیتی اجتماع زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مقامی بمقام بیوت الحمد پارک منعقد کیا گیا۔مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شمولیت کی علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔حاضری 450 رہی۔

23/نومبر مجلس نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کے زیر تحت 4 مقامات کلفٹن، عزیز آباد، بیت الرحیم اور گلشن جامی میں اجتماعات منعقد ہوئے۔محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی اور ضروری ہدایات دیں۔حاضری بالترتیب 108، 142، 143 اور 150 رہی۔

23/نومبر مجلس انصاراللہ پشاور شہر کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 32 انصار، 19 خدام اور 5 اطفال رہی۔

24/نومبر مجلس نظامت علیاء ماڈل کالونی گلشن جامی اور عزیز آباد میں سوال و جواب کی مجالس منعقد ہوئیں۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔حاضری بالترتیب 79، 56 اور 120 رہی۔

30/نومبر مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام صف دوم کا ریفریشر کورس اور مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت کی۔ریفریشر کورس میں حاضری 42 رہی جبکہ مجلس سوال وجواب میں 13 احمدی اور 66 مہمانوں نے شرکت کی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ مئی مجلس انصاراللہ پاکستان نے گلگت بلتستان کے علاقہ میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جہاں مختلف مقامات پر 2500 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ہر ماہ بھی تقریباً 500 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

ماہ اکتوبر مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد نے دوران ماہ 61 مریضوں کا علاج کیا، مبلغ 47450 روپے اور 41 عدد سوٹ مستحقین میں تقسیم کیے گئے۔

ماہ اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع سرگودھا کے زیر انتظام مجالس چک 35 جنوبی، 40 جنوبی میں 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 265 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ اکتوبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 5 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا۔کل 2095 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ اکتوبر نظامت انصاراللہ ضلع عمر کوٹ نے 170 مریضوں کا علاج کیا، 2 انصار نے عطیہ خون دیا 30 غرباء کی 80000 روپے کی مالی مدد کی گئی، 18 افراد کو ہنر سکھایا گیا، 75 مریضوں کی عیادت کی گئی۔

ماہ ستمبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 300 مریضوں کو ادویات دی گئیں

ماہ اکتوبر مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور نے میڈیکل کیمپ کے دوران 29 مریضوں کو ادوی گئی ۔میڈیکل کیمپ کے علاوہ بھی 31 مریضوں کا علاج کیا اور دوران ماہ 26 مریضوں کی عیادت کی گئی۔

ماہ اکتوبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپس میں 193 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

26/اکتوبر مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور نے مقامی ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کی گئی اوران میں 50 پیکٹ تحائف تقسیم کئے۔

26/اکتوبر نظامت انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔کل 45 مریضوں نے استفادہ کیا۔

ماہ نومبر مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات **فیکٹری ایریا** سلام، دار الیمن شرقی صادق اور کوارٹرز تحریک جدید نے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 512 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقارِ عمل۔ کلوجمیعاً

19/ستمبر نظامت انصار اللہ ضلع سکھر کے زیر اہتمام بیت الذکر کی صفائی کی گئی 10 انصار نے حصہ لیا۔

26/ستمبر مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ دار الصدر غربی لطیف نے بیت الذکر میں وقارِ عمل کیا جس 3 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ نومبر مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ دار البرکات نے وقار عمل کا انعقا کیا جس میں 13 انصار نے حصہ لیا۔

5/اکتوبر مجلس انصار اللہ بستی شکرانی ضلع بہاولپور کے زیر اہتمام بمقام مقامی قبرستان میں وقارِ عمل کا انعقاد کیا گیا، سیلاب سے متاثرہ قبروں کو درست کیا جس پر 6 گھنٹے صرف ہوئے۔حاضری انصار 16، خدام 15، اطفال 19 اور مستورات 2 رہی۔

12/اکتوبر مجلس انصار اللہ واہ کینٹ راولپنڈی کے زیر اہتمام کلوجمیعاً اور وقارِ عمل کا پروگرام ہوا۔جس میں 22 انصار اور 4 خدام نے شمولیت کی۔

16/اکتوبر مجلس انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام وقارِ عمل کیا گیا۔حاضری 22 انصار رہی۔

19/اکتوبر مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام اجتماعی وقارِ عمل کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 30 انصار رہی۔

16/نومبر نظامت انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مثالی وقارِ عمل کا انعقاد کیا گیا جس میں تین گھنٹے صرف ہوئے 6 مجالس کے 30 انصار نے حصہ لیا۔

16/اکتوبر مجلس انصار اللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام بیت الذکر، پلاٹ اور دفتر کی صفائی کی گئی۔7 انصار، 2 خدام اور 4 اطفال نے حصہ لیا۔

21/نومبر مجلس انصار اللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام وقارِ عمل کیا گیا جس میں 6 انصار، 4 خدام اور 6 اطفال نے شرکت کی۔

23/نومبر مجلس انصار اللہ دہلی گیٹ لاہور کے زیر اہتمام وقارِ عمل کا انعقاد کیا گیا، 3 گھنٹے کام کر کے ایک پبلک پارک کی صفائی کی گئی۔ شاملین کی تعداد 9 رہی۔

ذہانت و صحت جسمانی

28/ستمبر مجلس انصار اللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک پروگرام کا انعقاد کیا گیا، ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔حاضری 14 انصار رہی۔

ماہ اکتوبر مجلس انصار اللہ دار الفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام واک کا پروگرام ہوا جس میں 19 انصار نے حصہ لیا۔

12/اکتوبر مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی منائی گئی، ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔حاضری 53 رہی۔

19/اکتوبر مجلس انصار اللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک و کلوجمیعاً کا پروگرام منعقد ہوا، ورزشی مقابلہ بھی ہوئے۔حاضری 17 رہی۔

19/اکتوبر مجلس انصار اللہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 22 رہی۔

26/اکتوبر مجلس انصار اللہ فیصل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام اجتماعی پکنک کا پروگرام منعقد ہوا، ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ حاضری 26 انصار رہی۔

قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان

زعمائے اعلیٰ مجلس انصاراللہ پاکستان صدر مجلس انصاراللہ کے ہمراہ

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Monthly

ANSARULLAH

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

January 2015 - Rabi ul Awwal / Rabi ul Sani 1436 / Sullah 1394

ناظمین علاقہ مجلس انصاراللہ پاکستان صدر مجلس انصاراللہ کے ہمراہ

ناظمین اضلاع مجلس انصاراللہ پاکستان صدر مجلس انصاراللہ کے ہمراہ